REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۳۱ — شمارہ ۱۹

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۸ رجب ۱۴۰۲ھ — ۱۳ ہجرت ۱۳۶۱ ہش — ۱۳ مئی ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ربوہ سے آنے والے بعض مہمانوں کی زبانی ملنے والی مورخہ ۵ ماہ رواں کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور پُر نور مورخہ ۲۹ ماہِ گزشتہ کو بخیر و عافیت اسلام آباد سے واپس ربوہ تشریف لا چکے ہیں نیز یہ کہ حضور ایدہُ اللہ کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور پُر نور کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۰ ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی خدا کے فضل سے بعافیت ہیں۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے گھٹنے کی تکلیف میں بھی پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامل صحت و شفایابی سے نوازے۔ آمین۔

✳ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں ۞

۱۹۶۷ء کے بعد دوسری بار حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کا تاریخی انتباہ :

اقوامِ عالم نے اپنے ربّ کو نہ پہچانا تو ہولناک تباہی سے دوچار ہو جائینگی

وہ تباہی ایسی ہلاکت خیز ہوگی کہ کئی خطّہ ہائے ارضی سے زندگی یکسر نابود ہو جائے گی!

مسجدِ اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک تاریخی خطبہ کا اپنے الفاظ میں خلاصہ!

ربوہ - ۱۶ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْن

کہ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ان سے پیار نہیں کرتا۔ اور فساد کرنے والے ان تمام بشارتوں سے محروم ہو جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے پیار کرنے والوں کو اپنی قرآنی وحی میں عطا فرمائی ہیں۔

حضور نے فرمایا میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے مومن و کافر ہر دو کو بشارتیں بھی دی ہیں اور تنبیہ بھی کی ہے۔ حضور نے فرمایا اس وقت دنیا میں ایک عظیم فساد برپا ہے۔ اور نوعِ انسانی خود اپنے ہاتھوں سے اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کر رہی ہے۔ اس وقت کرہ ارض بڑے خطرناک حالات سے دوچار ہے اور اگر نوعِ انسانی نے اپنی اصلاح نہ کی اور اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف رجوع نہ کیا تو اتنی خطرناک تباہی رُونما ہوگی جس کو سوچ کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فساد پھیلانے کی شکلیں بھی بیان فرمائی ہیں اور اس کو دُور کرنے کا طریق بھی بیان کیا ہے۔ فساد قرآن کریم کی اصطلاح میں حق تلفی اور ظلم کا نام ہے اور حق کو تلف کرنے سے مراد وہی حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہو۔ اگر انسان خود اپنی طرف سے کوئی حق قائم کر لے جو اس کا حقیقی حق نہیں ہے۔ تو اس کو تلف کرنے والا موردِ الزام نہیں ٹھہر سکتا۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے خود ہر قسم کے جانداروں کے حقوق قائم کئے ہیں۔ اور ان کی حفاظت کے بھی سامان مہیا فرمائے ہیں۔ حضور نے اس ضمن میں انسانوں کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انسانوں کے حقوق یہ ہیں کہ جو قوتیں اور صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں ان کی نشو و نما کے سامان کئے جائیں۔ ان میں روک نہ ڈالی جائے یا ان سامانوں کو چھینا نہ جائے۔

حضور نے فرمایا اگر قوم، قوم کے حقوق پہچانے اور ان حقوق کی ادائیگی کے لئے تیار ہو تو بین الاقوامی فضا نہایت حسین ہو جائے۔ اور امن کا ماحول پیدا ہو جائے۔ حضور نے فرمایا اس کے لئے سب سے پہلے ان حقوق کا علم ہونا ضروری ہے جو خدا تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں۔ پھر ان حقوق کی حق تلفی کی مختلف وجوہات کا پتہ ہونا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حق کئی طرح سے تلف کئے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ حقوق کو پہچانا ہی نہیں۔ کسی جماعت، گروہ، ملک یا خطّہ ارض نے یا تو حقوق کو پہچانا نہیں۔ یا اگر پہچانا ہے تو جان بوجھ کر اس کی ادائیگی میں غفلت کی۔ یا بے خیالی میں سستی یا بیدار مغزی نہ ہونے کے سبب سے یا یادداشتوں کے فقدان کی وجہ سے یا کسی ایسے نظام کے فقدان کی بنا پر جس کے تحت حقوق کو سمجھنے والے یا سمجھانے والے پیدا ہو سکیں، حقوق کے احترام اور ان کی ادائیگی کا اہتمام نہ کیا۔ حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر کسی طرف سے انسان یا انسانوں کا کوئی حق تلف ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں جو فساد پیدا ہوگا اُس کو دُور کس طرح کیا جائے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باہم گفت و شنید کا راستہ اختیار کیا جائے اقوامِ عالم سر جوڑ کر بیٹھیں اور حقوق کی ادائیگی کا سامان پیدا کر کے فساد دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر کوئی ملک یا ممالک حقوق تلف کرنے پر بضد ہوں تو جو سمجھ رکھتے ہیں اُن کو چاہیئے کہ وہ حقوق قائم کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت استعمال کرنے پر تیار ہوں۔ اور ایسے وقت میں دوستیوں کو قربان کر دیں اور امنِ عامّہ قائم کرنے کے لئے نہ صرف دوستیوں کو بلکہ اموال، جانیں اور نسلیں تک قربان کر دیں تاکہ دُنیا میں امن قائم ہو۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ حقوق ادا نہ کرنے کی صورت میں جو فساد رُونما ہوگا اس کے دو نتیجے پیدا ہوں گے۔ ایک یہ کہ اس دُنیا میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اور دوسرے احکام الٰہی اور قوانینِ شریعت کو توڑنے والے اُخروی زندگی میں بھی چین نہیں پا سکیں گے۔ بلکہ ان کی یہ زندگی آنے والی زندگی سے بھی بڑھ کر بے چینی میں مبتلا ہو جائے گی۔ اور خدا کی محبت سے محروم ہو کر یہ زندگی سکون سے خالی اور خدا تعالیٰ کے قہر سے معمور ہو کر جہنم کی زندگی بن جائے گی۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۴ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، الکان حمید ساری ہمارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

... ایڈیٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۳ ہجرت ۱۳۶۱ ہش!

ایک دوست کے استفسار کا جواب

آج کی ڈاک میں ہمیں مکرم محمد صادق صاحب احمدی صدر جماعتِ احمدیہ جڑچرلہ (آندھرا پردیش) کا یہ استفسار موصول ہُوا ہے کہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر فرض نماز کی ادائیگی کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا گیارہ مرتبہ وِرد کرنے کی جو تحریک فرمائی ہے اس پر خود حضور پُرنور کا اپنا تعامل کس طرح ہے —؟ جماعتوں کی راہنمائی کے پیشِ نظر استفسار کا جواب بدر کے صفحات میں دیا جائے۔

قارئینِ بدر کا حلقۂ خلوص چونکہ صرف احبابِ جماعت ہی کی حد تک محدود نہیں بلکہ بہت سے سنجیدہ طبع غیر از جماعت افراد بھی اس کا گہری دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں اس لئے مناسب دِکھائی دیتا ہے کہ دریافت طلب امر کی وضاحت کرنے سے پہلے اِس بابرکت تحریک کے پسِ منظر کو بھی اختصار کے ساتھ قارئین کے سامنے بیان کر دیا جائے۔

سو واضح ہو کہ اسلام کا نقطۂ مرکزی اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات پر یقین کامل اور اس کی وحدانیت کا دِلی اقرار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پانچ ارکانِ اسلام میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کے اقرار کو پہلے درجہ پر رکھا گیا ہے۔ خود حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی بھی اسی حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ” اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ ثَمَانُوْنَ شُعْبَۃً اَعْلَاھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ “۔ یعنی ایمان کے اسّی سے کچھ اُوپر شعبے ہیں۔ جن میں سب سے افضل لا الٰہ الّا اللہ کہنا ہے۔

الٰہی نوشتوں اور مخبرِ صادق حضور نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبریوں کے مطابق اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے موجودہ زمانہ میں مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السّلام کی بعثت کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ شرک والحاد کی تاریکیوں میں بھٹک رہی نسلِ انسانی کو اسلام کی پیش کردہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید سے رُوشناس کر کے اُسے وحدت و یگانگت کی ایک ہی لڑی میں پرو دیا جائے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو توحیدِ خالص پر جمع کرے۔ یہی مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا ہوں“۔ (الوصیۃ صفحہ ۱۰)

مامورِ وقت کی بعثت کے اس بنیادی مقصد کی تکمیل کے لئے جماعتِ احمدیہ عرصہ قریباً ۹۳ سال سے تمام اکنافِ عالم میں جس تندہی اور سرگرمی کے ساتھ کوشاں ہے اس سے ہر صاحبِ بصیرت بخوبی آگاہ ہے۔ ہمارا آسمانی آقا اپنے فضل اور تائیدِ خاص سے کلیتاً اخلاص اور وفاداری کے جذبہ کے تحت پیش کی جانے والی ان حقیر قربانیوں کو جس رنگ میں بار آور کر رہا ہے اُسے دیکھتے ہوئے ہمارے دِل اِس یقین اور اعتماد سے پُر ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت دُور نہیں جب یہ فضائے بسیط شرک و الحاد کی بے ہنگم آوازوں سے یکسر تہی ہو کر توحیدِ خالص کے نغمہ ہائے جانفزا سے معمور ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ایمان افروز مکاشفہ بھی یقیناً آنے والے اسی تابناک دَور کی نشاندہی کرتا ہے جس میں حضور نے ساری کائنات کو انگوری رنگ کی سمندری لہروں کی مانند لہر در لہر آگے بڑھتے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا ورد کرتے ہوئے دیکھا۔ اور جس کی تعبیر حضور نے یہ فرمائی کہ عنقریب دُنیا میں توحیدِ باری تعالیٰ کا قیام ہوگا۔ اِس کشفی نظارہ کو دیکھنے کے کچھ ہی عرصہ بعد حضور پُرنور نے جماعت کے سامنے یہ بابرکت تحریک رکھی کہ :-

”چودھویں صدی کو الوداع کہنے اور پندرھویں صدی کا استقبال کرنے کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا وِرد بکثرت کریں۔ یہ وِرد اتنی کثرت سے کریں کہ کائنات کی فضا اس ترانہ سے معمور ہو جائے۔ دِن رات چلتے پھرتے یہ کلمہ دُہرائیں۔ نہ تو بلند آواز میں اور نہ بالکل خاموشی سے بلکہ ہلکی ہلکی آواز میں“۔

ظاہر ہے کہ حضور پُرنور کی یہ تحریک صرف فرض نمازوں کے اوقات کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہر فردِ جماعت اپنے روز مرّہ کی مصروفیات کے دَوران جب بھی موقعہ ملے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا بکثرت وِرد کرتا رہے۔ ہاں! اِس وِرد میں ایک اجتماعی کیفیت پیدا کرنے کے لئے حضور نے یہ طریق بھی جاری فرمایا ہے کہ ہر فرض نماز کی ادائیگی کے بعد امام کے ساتھ مقتدی بھی بیک زبان اس کا گیارہ گیارہ مرتبہ وِرد کریں۔ چنانچہ اِس سلسلہ میں خود حضور کا اپنا تعامل یہ ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد حضور سب سے پہلے مسنون طریق پر اُن دُعاؤں کا وِرد فرماتے ہیں جو کتبِ احادیث میں مختلف شکلوں میں مذکور ہیں۔ مثلاً :-

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ (تین مرتبہ)

(۲) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (ایک مرتبہ)

(۳) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ۔ (ایک مرتبہ)

(۴) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (ایک مرتبہ)

(۵) اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ (ایک مرتبہ)

زیرِ لب ان دُعاؤں کے وِرد کے بعد حضور پُرنور صرف اس قدر بلند آواز کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا گیارہ مرتبہ وِرد فرماتے ہیں کہ مقتدی حضور پُرنور کی آواز سُن کے آپ ہی کے ساتھ وِرد شروع کر دیں۔ اِس وِرد کے بعد حضور پھر مسنون طریق پر زیرِ لب تینتیس ۳۳ تینتیس ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس ۳۴ مرتبہ اَللہُ اَکْبَرُ پڑھتے ہیں۔ اسی کے مطابق قادیان میں بھی عمل ہو رہا ہے۔ اُمید ہے کہ اِس وضاحت سے جہاں مکتوب نگار کا مقصد پُورا ہوگا وہاں ہندوستان کی دُوسری تمام جماعتیں بھی اس سے صحیح راہنمائی حاصل کر سکیں گی۔

خورشید احمد انور

امنِ عالم کے پیمبرؐ، مُنتہائے سِرِّ دیں

مرحبا! اے شاہِ کونین، رحمۃً للعالمینؐ
سیدِ اولادِ آدمؐ، اے امام المتقین

تیرے آنے سے ہوئی روشن یہ ساری کائنات
تیرے پرتو سے منوّر ہو گیا رُوئے زمین

تُو نے انساں کو غلامی سے دلائی ہے نجات
ابنِ آدم کو بنایا ہے ملائک کا قرین

تیرے سب افعال ہیں اُسوہ ہمارے واسطے
تیرا ہر اِک قول ہے افضل ترین، دُرِّ ثمین

تُو نے قائم کر دیا انسانیت کا احترام
امنِ عالم کے پیمبر، مُنتہائے سِرِّ دین

صنفِ نازک کو دلایا درجۂ انسانیت
اَے سراپا حسن و احساں، افتخار المرسلین

میری جاں قُربان تجھ پر میرا دِل تجھ پر نثار
اَے شہِ دُنیا و دیں، اے ہادیٔ راہِ متین

بادشاہی میں بھی تجھ کو فقر پر ہی فخر تھا
محسنِ انسانیت، سِرِّ الٰہی کے امین

روز و شب تجھ کو پہنچتا ہے ملائک کا سلام
تیرے پیرو ہیں یقیناً آسمانوں کے مکین

تجھ سے پہلے جس قدر جلوے نمایاں ہوگئے
محسنِ اعظم! وہ سب ہیں تیری منزل کے رہین

اکتسابِ نُور کر کے تجھ سے اے شمس الضحیٰ!
بدرِ کامل ہو گیا طالع بصد عزم و یقین

تیری صحبت نے بنایا ہے عقیلوں کو شکیل
تیرے جلوؤں نے بنایا ہے جمیلوں کو حسین

تیرے دم سے امنِ عالم کی گھڑی آنے کو ہے
سب جہاں میں پھیلنے کو ہے ترا نُورِ مُبین!

محتاجِ دُعا: خاکسار عبد الرحیم راٹھور

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ قرآن کریم صحیح تفسیر اور معنی و مفہوم کے ساتھ دنیا کے سارے انسانوں کے ہاتھ میں پہنچائے

جماعت بہت سی زبانوں میں تراجم کر چکی ہے اور یہ تراجم خدا کے فضل سے لاکھوں انسانوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوئے

ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کثرت سے بولی جانے والی زبانوں میں ترجمہ اور تفسیر شائع ہو جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ہاتھوں میں قرآن پہنچ جائے

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۹ تبلیغ ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۹ فروری ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

"نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کَافَّةً لِّلنَّاسِ ہے۔ یعنی نوعِ انسانی کی طرف دنیا کے کسی خطے میں انسان بستا ہو، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اُس کی طرف بھی ہے۔ اس کی خوشحالی اور بہبود کے لئے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نوعِ انسانی کے ہر فرد کے لئے بشیر بھی ہیں اور نذیر بھی ہیں۔ اور یہ جو بشیر ہونا ہے آپ کا، اس قدر بشارتیں ہیں انسان کے لئے اس کلامِ الٰہی میں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کہ انسان کی

عقل دنگ رہ جاتی ہے

ان بشارتوں کا تعلق اِس ورلی زندگی سے بھی ہے اور ان بشارتوں کا تعلق اُس ابدی زندگی کے ساتھ بھی ہے جو انسان کو اس دنیا سے کوچ کرنے کے بعد ملتی ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نذیر بھی ہیں۔ مومنوں کے لئے بھی نذیر ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے بھی نذیر ہیں۔ عام طور پر جہاں مضمون قرآن کریم کا اجازت نہ بھی دیتا ہو بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا کے معنے یہ کر دیئے جاتے ہیں کہ مومنوں کے لئے بشیر اور کافروں کے لئے نذیر، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفت جب قرآن کریم کی اِس آیت میں بیان ہوئی

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا

(سبا : آیت ۲۹)

بشیر و نذیر مومن و کافر کے لئے

ہیں۔ اس کی وضاحت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف میں فرمایا انسان کو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم :

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (الاعراف : آیت ۱۸۹)

میں نذیر بھی ہوں اور بشیر بھی ہوں مومنوں کے لئے۔

نذیر ہونا، ہوشیار کرنا، انتباہ کرنا مومن کو اور ہے کافر کو اور۔ یہ تو تسلیم۔ لیکن یہ سمجھنا کہ آپ بشیر صرف مومن کے لئے ہیں اور نذیر صرف کافر کے لئے ہیں، یہ غلط ہے۔ قرآن کریم کی آیات اس کی توثیق نہیں کرتیں۔ کافروں کو یہ بشارت دی کہ اگر اس زندگی میں بھی تم

خوشحالی اور امن اور سکون

کی زندگی چاہتے ہو تو تمہیں قرآن کریم پر ایمان لانا پڑے گا۔ اور ایمان لاؤ گے تو تمہیں سب کچھ مل جائے گا۔ قرآن کریم نے ان کو یہ بشارت بھی دی کہ اِس زندگی کے بعض معاملات ایسے ہیں جن کا تعلق رُوحانیت سے نہیں بلکہ محض ورلی زندگی کے ساتھ ہے۔ اور اُن معاملات میں اگر تم خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے راستے کو اختیار کرو گے جو قرآن کریم نے بتایا تو تمہیں اُس کا نتیجہ مل جائے گا۔

صرف اس وجہ سے کہ تم قرآنِ کریم پر ایمان نہیں لاتے اپنے اِس عمل کے نتیجہ سے تم محروم نہیں کئے جا سکتے۔ مثلاً فرمایا :-

لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝

(النجم : آیت ۴۰-۴۱)

اب جس میدان میں غیر مسلم نے یعنی

علمی میدان میں

اور زندگی کے اُن شعبوں میں جن کا براہِ راست (ویسے تو ہر چیز کا تعلق رُوحانی زندگی سے ہے لیکن براہِ راست) رُوحانی زندگی سے تعلق نہیں تھا، جب کوشش کی تو انہیں نتیجہ مل گیا۔ یہ سائنس کی ساری ترقیات خدا تعالیٰ کے اُن فضلوں کے نتیجہ میں ملیں جو اللہ تعالےٰ نے دُنیوی سعی کو مقبول کر کے اپنی رحمت اُن پر نازل کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سائنس دان ایک ایسا وقت دیکھتے ہیں اپنی زندگی میں کہ جو کوشش کر رہے ہیں علمی میدان میں

اندھیرا آجاتا ہے

سامنے اور اُن کو کچھ پتہ نہیں لگتا کہ ہم آگے کس طرح بڑھیں۔ تو اُن کی یہ تڑپ جو ہے کہ آگے بڑھیں کیونکہ

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ

(الجاثیہ : آیت ۱۴)

میں "کُمْ" سارے انسانوں کے لئے کہا گیا ہے۔ تو اندھیرے میں وہ ہاتھ پاؤں مار رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس تڑپ کو دُعا قرار دے کے اور اُن کی اِس تڑپ کے نتیجہ میں اس محجوب کی جو دُعا ہے کہ خدا کو جانتا بھی نہیں لیکن دُعا کی کیفیت اس کے اندر پیدا ہوتی ہے اُسے قبول کرتا اور اس کے لئے

روشنی پیدا کر دیتا ہے

تو قرآن کریم کی تعلیم اور ہدایت اور وہ راہیں جو ترقی کے لئے قرآن کریم نے بیان کیں اِس دُنیا میں بھی مومن و کافر کے لئے بشارتیں بھی رکھتی ہیں اور انذار کا پہلو بھی رکھتی ہیں۔ یعنی اگر صحیح راہ کو اختیار کرو گے فلاح پاؤ گے۔ اگر صحیح راہ کو اختیار نہیں کرو گے، ناکام ہو جاؤ گے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

رحمتوں سے بھر پور احسان

جو ہے وہ صرف نوعِ انسانی پر نہیں بلکہ عالمین پر ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (الانبیاء : آیت ۱۰۸)

لیکن چونکہ انسانی زندگی سے باہر ہر شے انسان کی خدمت کے لئے مامور ہے اِس لئے زیادہ فائدہ اِس رحمت سے نوعِ انسانی حاصل کرتی ہے۔ اور نبی کریم رحمۃ للعالمین اِس لئے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے اخلاق کا جو رنگ اپنے پر چڑھایا

تو بہت ساری روشنیاں آپ کی ہستی اور وجود سے باہر نکلیں تو رحمۃ للعالمین اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ نے اعلان کیا تھا کہ

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف : آیت ۱۵۷)

مَیں رحیم ہوں، رحمان ہوں اور میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اس واسطے وہ ایک جو کامل طور پر میرا عکس بنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ رحمۃ للعالمین بن گیا اور اس

رحمت کے جلوے

انسانی زندگی پر جو ظاہر ہوتے ہیں اُن کا بیان قرآن کریم میں ہے۔ ان ساری باتوں پر غور کر کے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہر انسان کا یہ حق قائم کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ اُسے قرآن کریم کی تعلیم حاصل ہو۔ اور اس تک قرآن کریم کا حسن اور انوار پہنچائے جائیں۔ اس لئے

قرآن کریم کی اشاعت

ضروری ہو گئی۔ ہر صدی میں حتی المقدور اپنی طاقت کے مطابق اُمّت مسلمہ کے اولیاء قرآن کریم کے نور اور حسن کو غیر مسلموں میں پھیلانے کی کوشش کرتے رہے اور اسی کے نتیجہ میں اور اس کے پیار اور اُس خدمت اور اُن اخلاق کے نتیجہ میں لاکھوں، کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ اور اُس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چودہ سو سال میں جیتے گئے۔ لیکن اسلام کی ترقی اپنے عروج کو ابھی نہیں پہنچی تھی ان تمام عظیم کوششوں کے باوجود۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بشارتوں میں یہ اطلاع بھی دی تھی کہ آخری زمانہ میں مہدی اور مسیح تیرے ایک رُوحانی فرزند، تیرے ایک فدائی کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور اُس زمانہ میں پھر ساری دُنیا میں اسلام کامیابی کے ساتھ پھیلے گا۔

یہی وہ زمانہ ہے

اس لئے جماعتِ احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ قرآن کریم، صحیح تفسیر اور معنی اور مفہوم کے ساتھ، ساری دُنیا کے انسانوں کے ہاتھ میں پہنچائے۔ اور ساری دُنیا کے ہاتھ میں قرآن کریم کی تعلیم پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ دُنیا کی ہر زبان میں اس کا ترجمہ ہو۔ ایسا ترجمہ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک صحیح بھی ہو اور مقبول بھی ہو۔ اور برکتوں والا بھی ہو۔ اور تاثیر رکھنے والا بھی ہو۔ اس کے لئے جماعت نے شروع سے ہی کوشش کی۔ اور

بہت سی زبانوں میں تراجم

ہو چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ جنہوں نے ان کو پڑھا، اثر قبول کیا۔ اور قرآن کریم کی عظمت کو پہچانا۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول میں یہ تراجم ممد و معاون ہوئے۔ لیکن ابھی کام ختم نہیں ہوا۔ کیونکہ بیسیوں زبانیں ایسی ہیں جن میں ابھی تراجم جماعت احمدیہ کی طرف سے اور تفسیر قرآن کریم کی نہیں ہوئی۔ اور اُن زبانوں کے بولنے والوں کے ہاتھ میں ابھی تک ہم نے قرآن کریم صحیح معنی اور صحیح تفسیر کے لحاظ سے نہیں دیئے۔

مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ دُنیا میں جو کثرت سے بولی جانے والی زبانیں ہیں پہلے انہی کو لینا چاہیئے۔ تاکہ زیادہ ہاتھوں میں کم وقت میں قرآن کریم اپنی پوری عظمت اور شان کے ساتھ ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ پہنچ جائے مَیں نے جلسہ سالانہ پر بھی بتایا تھا کہ

سپینش زبان

(۱) جو ساؤتھ امریکہ اور سپین کی زبان ہے "پورچوگیز" زبان بھی اس سے ملتی جلتی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جو پُرتگالی زبان بولنے والے ہیں وہ سپینش زبان بھی سمجھ جاتے ہیں۔ پھر فرانسیسی ہے ایک وقت میں اُن کی بڑی COLONIES (کالونیز) تھیں۔ کالونیز کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہوں گا۔ میرا یہ مضمون نہیں۔ لیکن اس کے نتیجہ میں انگریزی کے بعد سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان روس اور چین کو علیحدہ کر دیں اگر، تو فرانسیسی تھی۔ تیسری اٹیلین زبان کے بعد رشین RUSSIAN

اور چائینیز CHINESE زبان کے ترجمے انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ توفیق دے مجھے

جب تک مَیں زندہ ہوں

اور جماعت کو جو قیامت تک زندہ رہنے کی بشارتیں اپنی جھولیوں میں رکھتی ہے کہ وہ ترجمے بھی جلد سے جلد شروع ہو جائیں۔

مَیں آج یہ بتانے لگا ہوں کہ ان تین زبانوں کے ترجموں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ چند دن ہوئے مجھے اطلاع ملی یورپ کے اُس مُلک سے جہاں یہ ترجمے کروائے جا رہے ہیں۔ مَیں نے اُن سے مطالبہ کیا تھا کہ کسی ایک سُورۃ کا ترجمہ نمونۃً ہمیں بھجوائیں۔ تاکہ ہم تسلی کر لیں کہ آپ اس قابل ہیں یا نہیں کہ ترجمہ صحیح کر سکیں۔ تو انہوں نے سُورۃ الدّھر کا نمونہ بھجوایا۔ ترجمہ کے لحاظ سے یہ سورۃ مشکل ہے۔ یورپ میں ہی ان کو دیکھا جا سکتا ہے اور پرکھا جا سکتا ہے۔ اور ان پر تنقید کی جا سکتی ہے۔ انشاء اللہ چند دنوں تک یا چند ہفتوں تک، اُن سے معاہدہ ہو جائے گا۔ اور ان کا یہ وعدہ ہے کہ ہم پندرہ مہینے میں

تینوں زبانوں کے تراجم

اور تفسیر، کوئی چودہ پندرہ سو صفحے کی کتاب ہے، ہمیں دے دیں گے۔ اور دعویٰ ہے اُن کا (لیکن انسان کمزور ہے غلطی بھی کرتا ہے آپ دُعا کریں کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرتے ہوئے غلطی نہ کریں کوئی) کہ اگر کوئی ایک لفظ ایسا آپ نکال سکیں ہمارے ترجمہ میں جو صحیح نہ ہو تو ہم بارہ سو فرینک (جس کا مطلب ہے کئی ہزار روپیہ) اُس ایک لفظ پر جرمانہ دیں گے۔ تو بظاہر تو بڑی مشہور ہے دنیا میں یہ فرم ترجمہ کرنے کے لحاظ سے۔ آج مَیں اس لئے یہ بات کر رہا ہوں کہ آپ خاص طور پر دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو وعدہ کے مطابق پندرہ مہینے کے اندر اندر یہ تراجم اور تفسیر (بہت بڑی تفسیر ہے چودہ سو صفحے میں آتی ہے) کرنے کی توفیق بھی دے اور ایسا ترجمہ ہو جو

خدا تعالیٰ کے نزدیک صحیح

اور درست اور اثر رکھنے والا ہو اور یہ حقیر جماعت دُنیا کی نگاہ میں اور کمزور اور کم مایہ جماعت، خدا تعالیٰ کے حضور کچھ تھوڑا سا جو پیش کر رہی ہے خدا تعالیٰ اُسے قبول کرے۔ اور افرادِ جماعت کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے، اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو یہ مہم جاری ہے اُس میں برکت ڈالے۔ اور ہماری زندگی کی جو سب سے بڑی خوشی ہے کہ ہم اسلام کو غالب ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھیں وہ خوشی ہماری پوری کرے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ اسی کے مطابق ہم اور زیادہ اس کے سامنے عاجزانہ جھکنے والے اور اُس کے پیار کو حاصل کرنے والے بن جائیں۔

مَیں نے اشارہ کیا کہ ترجمہ صحیح اور تفسیر صحیح ہونی چاہیئے۔ اس کا

کوئی معیار ہونا چاہیئے

اس سلسلہ میں بہت ساری باتیں ہیں جو دیکھنی پڑتی ہیں۔ چند باتوں کا مَیں ذکر کر دوں گا۔

ایک تو یہ ہے کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا۔ اس لئے کسی ایک لفظ کا بھی ایسا ترجمہ کرنا جائز نہیں جس کو عربی جائز نہ کہتی ہو۔ یعنی جو ترجمہ یا جو معنی لغتِ عربی نے کسی عربی لفظ کے بتائے ہیں اُس سے باہر نہ ہو۔ ویسے تو چونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو نازل کرنے والا ہے اس واسطے وہ اپنی حکمتِ کاملہ اور قدرتِ کاملہ سے عربی الفاظ استعمال کرتا ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے بارہ چودہ معنے ہیں۔ تو بہت سے معانی ہیں، قرآن کریم کی آیات کی تفسیر کی جا سکتی ہے سیاق و سباق کے لحاظ سے تبھی یہ چھوٹی سی کتاب، اتنے عظیم اور وسیع علوم پر حاوی ہو گئی۔

دوسرے یہ کہ کوئی ایسا ترجمہ یا تفسیر نہ کی جائے جو قرآن عظیم کی کسی دوسری آیت یا آیات کے خلاف ہو اور اس ترجمے اور تفسیر کی تائید دوسری کوئی آیت نہ کرتی ہو۔ بلکہ اس کے خلاف بات کر رہی ہو مَیں

ایک مثال

لیتا ہوں۔ عیسائی پادریوں نے اس پر بہت کچھ اعتراض کیا۔ "حُور" کا لفظ ہے کہ جنت میں حوریں ہوں گی۔ تو ناسمجھی سے انہوں نے اعتراض کر دیئے۔ اس ایک لفظ کو لے کے جو عیسائیوں کی طرف سے قابلِ اعتراض بنا اُس کو لے کے مَیں آپ کو مثال دے رہا ہوں کہ ایسے کوئی معنے نہیں ہونے چاہئیں حُور کے لفظ کے جس کی تائید خود قرآن کی آیات نہ کرتی ہوں۔ اور اگر وہ معنی ہم کریں جس کی تائید قرآن کریم کی آیات کر رہی ہیں تو کوئی الجھن نہیں پیدا ہوتی۔ کوئی فساد نہیں پیدا ہوتا۔ کوئی اعتراض نہیں پیدا ہوتا۔
قرآن کریم میں چار سُورتوں میں چار آیات ہیں

حُور کا لفظ

استعمال ہُوا ہے۔ اور مَیں سُورۃ کا نمبر یعنی قرآن کریم میں کس جگہ وہ آئی ہے ترتیب سے دوں گا۔ تاکہ وہ لوگ جو علمی ذوق رکھتے ہیں اُن کو بعض مسائل اور بھی معلوم ہو جائیں۔
سورہ طور! یہ ۵۲ ویں سُورۃ ہے اور اس کی اکیسویں آیت میں حُور کا لفظ استعمال ہُوا ہے۔ لیکن اس سے پہلے جو مضمون چل رہا ہے۔ وہ مَیں نے عربی کے الفاظ تو نہیں لئے سمجھانے کے لئے اُس کا ترجمہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن متقی جنتوں میں نعمتوں میں ہوں گے جو کچھ اُن کا رب اُن کو دے گا اُس پر خوش ہوں گے۔ اور اُن کا رب دوزخ کے عذاب سے اُن کو بچا لے گا۔ اس میں بہت ساری چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ

اسلام میں دوزخ کا جو تصوّر ہے

یعنی دُکھ اور درد اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی وغیرہ اس قسم کا کوئی احساس جنتی کو نہیں ہو گا۔ خدا تعالیٰ خوش ہو گا اُن سے۔ اُن کو خوش رکھے گا۔ خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہر آن اُن پر نازل ہوں گی۔ وہ پائیں گے وہی جو خدا چاہے گا۔ اور جو خُدا چاہے گا اُس میں وہ خوشی محسوس کریں۔ اللہ تعالیٰ کا انتخاب ہی سب سے بہتر ہے۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (القصص: آیت ۲۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک وقت میں یہ دُعا کی تھی) اور دوزخ کے عذاب سے وہ بچا لئے جائیں گے۔ اُن کو کسی قسم کی کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچے گی جنت میں۔ خدا تعالےٰ انہیں کہے گا کھاؤ اور پیؤ اور یہ کھانا پینا هَنِیْٓـًٔا برکت والا ہو گا۔ چربی نہیں چڑھائے گا تمہارے جسموں پر جیسے اس دُنیا میں ہو جاتا ہے غلطی کر کے۔ یعنی متوازن غذا، ضرورت کے مطابق غذا۔ ان کی ہر وقت ہر آن ضرورت کے مطابق غذا ملے گی۔ احادیث میں آتا ہے کہ

مومن جنّت میں

ہر روز ترقی کر رہا ہے رُوحانی طور پر۔ اس کے لئے جس غذا جس چیز کی بھی ضرورت ہو گی ملے گی۔ ہمیں کچھ نہیں پتہ وہاں کیا ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سُنا نہیں لیکن ملے گی ہر وہ چیز اُنہیں جو برکت والی ہو گی۔ اور انتخاب خدا تعالیٰ کرے گا۔ وہ انسان نہیں کرے گا۔ کہ غلطی کا احتمال ہو۔ تو بڑی عظیم زندگی ہے جس میں کھانے پینے کا انتخاب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا جائے گا۔ اور اپنی تمام برکتوں کے ساتھ وہ کھانے اُن کو مہیا کئے جائیں گے اور برکتوں کے وارث ہوں گے۔ اور رحمتوں سے اُنہیں نوازا جائے گا۔ اور یہ اِس لئے ہو گا (بڑا اہم ہے یہاں یہ بیان) کہ تم جو اعمال اس ورلی زندگی میں کرتے رہے ہو، خدا تعالےٰ نے ان کو قبول کر لیا۔ اس لئے کس قدر ضروری ہے ہمارے لئے کہ ہم دُعا کے ساتھ اور خدا پر توکل اور عاجزانہ دُعائیں کرتے ہُوئے ایسے اعمال اپنی اس زندگی میں کرنے کی کوشش کریں جو ضائع نہ ہو جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ اُن کو قبول کرنے والا ہو۔ کیونکہ جو نئی زندگی وہاں شروع ہو گی اُس کو ان آیات میں اس طرح شروع کیا کہ تمہیں جنت ملے گی۔ تمہیں نعمت ملے گی۔ تمہیں جو کچھ ملے گا اس کا انتخاب خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا جائے گا۔ جو کچھ اُن کا رب اُن کو دے گا اس کے نتیجہ میں اُن کے لئے خوشی کے سامان پیدا ہوں گے۔ اور ہر قسم کی تکلیف سے انہیں بچا لیا جائے گا۔ پھر ذرا اور کھول کے تفصیل آئی۔ کھاؤ اور پیؤ اور یہ کھانا پینا هَنِیْٓـًٔا برکت والا ہو گا۔ اس لئے کہ خُدا تعالیٰ نے پہلی زندگی میں تمہارے جو اعمال صالحہ اخلاص کے ساتھ اور ایثار کے ساتھ کئے گئے تھے اُن کو قبول کر لیا۔ اور یہ برکتیں اور رحمتیں جو جنت میں نازل ہوں گی وہ پوشیدہ نہیں ہوں گی۔ بلکہ وہ فضا جو ہے وہ ہر انسان پر نازل ہونے والی رحمتوں سے معمور ہو گی۔ وہ صف بصف بچھے بچھے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے آمنے سامنے بھی۔ دُوسری جگہ فرمایا: وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ۔ پہلے تو

مَیں نے بتایا تا تمہید بتائی تھی کہ یہ جنّت ہے۔ یہ اُس کا نقشہ ہے۔ اور ہم

اُن کی ازواج کو حُور

بنا دیں گے۔ حُور کو اللہ اُنسے ازدواجی رشتہ سے باندھے گا۔ حُور کی صفات بہت جگہ بیان ہوئی ہیں۔ کچھ مَیں آگے بھی بیان کروں گا۔ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ۔ ہم اُن کو ازدواجی رشتہ میں باندھیں گے۔ ایسی جوان عورت کے جو "حُور" ہوں گی۔ رُوحانی آنکھ رکھنے والی ہوں گی۔ اور خوبصورت آنکھوں والی ہوں گی۔ اور یہ نتیجہ اس سے بھی نکلتا ہے کہ اگلی آیت میں ہے کہ اُن کے ساتھ جنتوں میں اُن کی اولاد کو بھی جمع کریں گے۔ یعنی جنت میں جہاں اللہ تعالیٰ۔ ہے کہ اگر کسی شخص کی اولاد نیک عمل کرنے والی ہے۔ لیکن اس مقام کو پہنچے نہیں جہاں باپ پہنچا (ویسے بعض دُوسرے سوال دماغ میں آ جائیں گے۔ جن کو قرآن نے حل کیا ہے۔ اس وقت ان کا ذکر نہیں کروں گا ورنہ دیر ہو جائے گی) ان کے ساتھ جنت میں مَیں اُن کی اولاد کو بھی جمع کر دوں گا۔ اس میں

بیوی کا ذِکر

کیوں چھوڑ دیا، اس واسطے کہ زوّجنٰھم بحورٍ عین پہلی آیت میں آ چکا تھا۔ نوجوان خوبصورت، خوبصورت آنکھوں والی، ہر وہ چیز دیکھنے والی جس کا دیکھنا ایک جنتی کے لئے اپنی ارتقاء اور اپنی خوشی کے لئے ضروری ہے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیک صالح عورتیں فوت ہوتی ہیں اُن میں سے بہت سی بوڑھی ہوتی ہیں۔ اُن سے چلا بھی نہیں جاتا۔ بڑھاپے کا شکار بہت سی ایسی ہوتی ہیں جو خوبصورت نہیں ہوتیں۔ کچھ بدصُورت بھی ہوتی ہیں جانیوالی۔ لیکن

جنّت میں جا کے ساری خوبصورت بن جائیں گی

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بُڑھیا مومنہ سے کہا کہ جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی تو اُس نے رونا شروع کر دیا کہ یا رسُول اللہ میں کہاں مرنی کھپوں گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ مَیں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم نہیں جاؤ گی۔ مَیں نے یہ کہا کہ جنت میں کوئی بوڑھی نہیں جائے گی۔ تم جوان ہونے کی حیثیت میں وہاں جاؤ گی۔ تو جب بوڑھی وہاں جوان ہونے کی حیثیت میں جائے گی تو بدصورت وہاں خوبصورت حیثیت میں جائے گی۔ جو لنگڑی لولی یہاں سے گئی ہے وہاں صحت مند اعضا، بھر پور نشوونما کے ساتھ اُس دُنیا کے لحاظ سے جس کی تفصیل کا ہمیں پتہ نہیں اُس لحاظ سے جائے گی تو زوّجنٰھم بحورٍ عینٍ کہ ان کے ساتھ ازدواجی رشتہ میں باندھا جائے گا بُڑھیا سے نہیں جس حالت میں اُس نے اِس دُنیا میں چھوڑی اپنی بیوی بلکہ حورٌ عین کے ساتھ جو جوان بھی ہو گی۔ خوبصورت بھی ہو گی۔ نیک بھی ہو گی۔ بہت تفصیلات قرآن کریم نے بیان کی ہیں۔ بہرحال یہاں "حُور" کا لفظ آیا ہے۔ اور "حُور" کا لفظ زوج کی حیثیت سے آیا۔

جنّتی کی زوج، حُور!

یہ ۵۲ ویں سُورۃ ہے۔ اس سے پہلے ۴۴ ویں سُورۃ ہے (الدّخان) وہ آیت اب مَیں پڑھ دیتا ہُوں۔ یہ سُورۃ دُخان ۴۴ ویں سُورۃ ہے جو ۵۲ ویں سُورۃ سے پہلے ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے متقی امن والے مقام میں ہوں گے اگلی سُورۃ میں یہ تھا کہ متقی مومن جنتوں میں نعمتیں حاصل کرنے والے ہوں گے۔ پہلے یہ سُورۃ دُخان جو ترتیب کے لحاظ سے پہلی آیت ہے۔ قرآن کریم میں جہاں "حُور" کا لفظ آیا ہے اس کے آگے پیچھے جو مضمون ہے وہ ۴۴ ویں سُورۃ اور ۵۵ آیت میں ہے کہ متقی امن والے مقام میں ہوں گے۔ جنتوں میں۔ چشموں میں۔ ریشم اور تافتہ پہنیں گے۔ یعنی اُن کا لباس ایسا ہو گا جو لباس کے مس سے وہ رُوحانی راحت حاصل کر رہے ہوں گے۔ اور ایک دُوسرے کے مقابل بیٹھے ہوئے ہوں گے۔ کَذٰلِكَ ایسا ہی ہو گا کوئی شبہ نہ کرے۔ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ اور ہم بڑی آنکھوں والی، سیاہ آنکھوں والی نوجوان

نیک عورتوں سے اُن کی شادی

کریں گے۔ یعنی اُن کی بیوی اس حالت میں اُن کو ملے گی کہ بڑھیا نہیں ہوگی۔ لولی لنگڑی نہیں ہوگی۔ معذور نہیں ہوگی۔ کم عقل نہیں ہوگی۔ اپنی زندگی سے پیار نہ کرنے والی اور نشوونما کی خواہش نہ رکھنے والی نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کی تو خواہش یہ ہوگی کہ صبح کی جو کیفیت ہے شام کو اُس سے بڑھ کے ہو جیسا کہ احادیث میں آیا ہے یہ بیوی (حور عین) جوان اور پاکباز ہوگی۔

ان دو آیتوں میں حور کے ساتھ زَوَّجْنٰا آگیا۔ اب یہ تو نہیں کہ جہاں بھی اللہ تعالیٰ لفظ "حور" کو استعمال کرے ضرور وہاں یہ دہرائے کہ زَوَّجْنٰاہم وہ بیوی ہے جنتی کی۔ تلاوتِ قرآن کرنے والے کے سامنے پہلے دو سورتیں ایسی آئیں سورۃ دخان اور سورۃ طور جن میں بتا دیا گیا کہ جس کو ہم حور کہتے ہیں وہ جنتی کی بیوی ہے۔ جہاں بھی حور کہیں گے وہ جنتی کی بیوی ہوگی۔

سورۃ رحمان میں جنت کے متعلق بتایا ان باغوں میں نیک اور خوبصورت عورتیں ہوں گی۔ جنت باغ کو کہتے ہیں۔ جنت میں باغ بھی ہوں گے۔ محل بھی ہوں گے۔ سارا کچھ ہوگا۔ جو چاہیں گے پائیں گے۔ جنت کے باغات میں نیک اور خوبصورت عورتیں ہوں گی زوج کی حیثیت میں۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ (آیت ۷۳)

حوریں کالی آنکھوں والی اور خیموں میں بھی وقت گزارنے والی۔ یہ نہیں کہ ہر وقت وہ خیموں میں ہی رہنے والی ہیں۔ خیموں میں بھی وقت گزارنے والی۔ نیچی نگاہوں والی

شرم و حیا سے معمور

پاکباز۔ یہ آیاتِ قرآنی میں ہے۔ اُس کا ترجمہ میں بتا رہا ہوں۔ گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔ یاقوت اور مرجان تمثیلی زبان میں مثال دی ہے کہ عورت یاقوت اور مرجان کی طرح ہے۔ یاقوت سرخی کی طرف اشارہ اور مرجان ایک ایسی سفیدی جس میں سرخی بھی جھلک رہی ہے۔ یعنی ان کی خوبصورتی سفیدی میں سرخی جھلک رہی ہے۔ اُن کی خوبصورتی سفیدی (اطمینان) سرخی (جوش) اطمینان میں آگے بڑھنے کی خواہش جھلک رہی ہے۔

اب حور مقصورات فی الخیام میں کوئی ضرورت نہیں تھی زوّجنا کے دہرانے کی۔ یہ ترتیب وار جو آگے پیچھے آئی ہیں سورتیں۔ پہلی دو سورتوں میں اعلان ہو چکا ہے کہ وہ زوج ہے جنتی کی۔ اب یہاں یہ کہا کہ جس کو ہم نے زوج کہا حور عین ہی نہیں بلکہ وہ نیچی نگاہوں والی اور پاکباز عورتیں ہیں۔ گناہ بخشے جائیں گے تبھی تو وہ جنت میں پہنچیں گی۔

چوتھی آیت سورۃ واقعہ میں ہے جو ۵۶ ویں سورۃ ہے۔ میں ایک دفعہ یہاں دوہرا دوں سورتوں کے نمبر۔ پہلی سورۃ اس ترتیب میں قرآن کریم کی ۴۴ ویں۔ دوسری ۵۲ ویں۔ تیسری ۵۵ ویں۔ چوتھی ۵۶ ویں۔ ان چار سورتوں میں حور کا لفظ آیا ہے۔ پہلی دو سورتوں میں یہ اعلان کیا کہ وہ جنتی کی زوج ہیں۔ پھر اگلی دو ہیں ان میں اس اعلان کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اُس حور کی جس کو زوج کہا گیا صفات بیان کی گئیں۔ اور سورۃ رحمان میں کہا کہ شرم و حیا والی ہیں۔ نیچی نگاہوں والی ہیں۔ اس واسطے کھلے باغات نہیں بلکہ اُن کے لئے خیموں کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اور حفاظت کا بھی انتظام کیا گیا۔ سورۃ واقعہ میں ہے

وَحُوْرٌ عِیْنٌ ۝ کَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَکْنُوْنِ (آیت ۲۳-۲۴)

کالی پتلیوں والی۔ بڑی بڑی آنکھوں والی۔ جو محفوظ موتیوں کی طرح ہوں گی۔

نیک اور پاکباز

یہ ان کی صفات ہوگئیں۔ اور بھی کچھ صفات ہیں اُن ازواج کی جو میں نے نہیں لیں۔ اب اگر کوئی شخص حُور کے معنی یہ کرے کہ وہ زوج نہیں اس دو دفعہ کے اعلان کے بعد کہ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ تو وہ درست نہیں ہوگا۔ اس واسطے محض قرآن کریم کا ترجمہ غیروں میں، غیر مسلموں میں پہنچانا کافی نہیں جب تک یہ ساری احتیاطیں نہ برتی جائیں کہ کوئی ایسا ترجمہ یا تفسیر نہ ہو دوسری آیات نہ کر رہی ہوں جس کی توثیق۔ بلکہ

قرآن کریم خود اپنا مفسّر

ہے۔ قرآن کریم کو نازل کرنے والے اللہ نے یہ اعلان کیا کہ جتنا مرضی غور کر لو اس کائنات میں تمہیں میری صفات کے جلووں میں کوئی تضاد نظر نہیں آئے گا۔ اس لئے ہم علی الاعلان عیسائی دنیا جو ابھی قرآن کریم کو سمجھ نہیں سکی اور دوسرے غیر مسلموں کے سامنے یہ اعلان کیا کرتے ہیں کہ جس طرح قرآن کریم میں یہ اعلان ہوا کہ خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں میں تمہیں کوئی تضاد نہیں نظر آئے گا۔ اس لئے اس بات پر بھی ہمیں یقین رکھنا چاہیئے کہ وہ جو خدا کا کلام ہے (اور خدا کے جلوے کبھی کلام کی صورت میں بھی ظاہر ہوتے ہیں، اُس کی ایک صفت کلام کرنے والے کی بھی ہے) اس کے کلام میں بھی کوئی تضاد نظر نہیں آئے گا۔ کہ کہیں کچھ لکھا ہو اور کہیں کچھ لکھا ہو۔ سارا قرآن کریم شروع سے آخر تک ایک منطقی مجموعہ ہے۔ ہر چیز اپنی جگہ پر ہے۔ کوئی چیز بے موقع نہیں ہے۔ کوئی چیز بے مقصد نہیں ہے۔ کوئی چیز بے فائدہ نہیں ہے۔ کوئی چیز بے غرض نہیں ہے۔ ہر چیز اپنی جگہ پر ہے۔ اور وہیں ہونی چاہیئے اور تضاد نہیں ہے۔ IDEAS جو ہیں وہ معانی ہیں قرآن کریم کے وہ ایک دوسرے سے دست بگریبان نہیں ہیں۔ لڑائی نہیں اُن کی ہو رہی۔ بلکہ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہوئے ہماری روح اور ہمارے سینے کے اندر وہ

اپنی نورانی شعاعوں سے

دھنستی چلی جاتی ہیں۔ اور گند ہمارا دور کرتی اور نور ہم میں پیدا کرتی اور حسن کے جلوے ہمیں دکھاتی اور ہمارے اخلاق میں حسن پیدا کرتی چلی جاتی ہیں۔ تاکہ ہم جب قرآن کریم کو اُن لوگوں کے سامنے پیش کریں تو ہمارا عمل نمونہ بھی قرآنِ کریم کی تعلیم کی تائید کر رہا ہو۔ یہ بڑی

زبردست ذمہ داری

ہے جماعت احمدیہ اور اس کے افراد پر کہ ایسے افعال نہ کیا کرو، ایسی حرکتیں نہ کیا کرو، ایسی بداعمالیاں نہ کیا کرو کہ تمہاری وجہ سے ہمارا قرآن بدنام ہو دنیا میں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ اور خدا ہمیں یہ توفیق دے کہ ہمارے دل میں جو یہ خواہش ہے کہ جلد سے جلد نوعِ انسانی کے ہاتھ میں ہم قرآن کریم مع اس کے معانی کے رکھ سکیں۔ ہماری یہ خواہش جلد پوری ہو۔ درجہ بدرجہ کام ہوگا، اس میں شک نہیں۔ لیکن درجات کے فاصلے زمانی لحاظ سے بُعد والے نہ ہوں۔ بلکہ جلد جلد یہ سارے کام ہوتے چلے جائیں اور دنیا کی نسل قرآن کریم کے نور سے محرومی کی حالت میں اس دنیا کو چھوڑنے والی نہ ہو۔ ہمارے اوپر یہ ذمہ داری ہے۔ ورنہ خدا کہے گا کہ تمہیں ہم نے حکم دیا تھا کہ اگر دعویٰ ہے خدا تعالیٰ کے پیار اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تو جو چیز خدا نے بھیجی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، کَافَّۃً لِّلنَّاسِ اور رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن کی حیثیت سے، کیوں نہیں تم نے وہ نوعِ انسانی کے ہاتھ میں وہ چیز پہنچائی؟

پس دعائیں کریں

کہ خدا تعالیٰ ہمیں کسی اور چیز کی طاقت دے یا نہ دے، کسی اور کام کے لئے ہمیں دولت دے یا نہ دے، لیکن قرآن کریم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے طاقت بھی دے اور دولت بھی دے۔ اور ہمیں کامیاب بھی کرے۔ اور ہماری کوشش کو قبول بھی کرے۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے ہماری جھولیاں بھر دے۔ بڑوں کی بھی اور چھوٹوں کی بھی۔ مردوں کی بھی اور عورتوں کی بھی۔ "آمین"

(منقول از الفضل ربوہ ۶ اپریل ۱۹۸۲ء)

قسط دوم

اسلامی تعلیم کی روشنی میں عورتوں کے حقوق و فرائض

تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج اُتر پردیش بموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۱ء

طلاق اسلام نے میاں بیوی کی علیحدگی کو بہت ناپسند کیا ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

ابغض الحلال الی اللہ عزّ و جلّ الطلاق (ابوداؤد)

یعنی حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہے۔ پس اسلام نے طلاق کی اجازت ضرور دی ہے مگر سخت مجبوری کی حالت میں۔ جس طرح مجبوری کے وقت ایک مسلمان مرد طلاق دے کر اپنی بیوی سے الگ ہو سکتا ہے اسی طرح ایک مسلمان عورت کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ مجبوری کے وقت خُلع کے ذریعہ سے اپنے شوہر سے الگ ہو جائے۔ دُوسرے مذاہب میں اس کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ ایک لمبے تجربہ کے بعد اب ہر قوم نے طلاق کو قانونی حیثیت دے دی ہے۔ اور اس پہلو سے اپنے مذاہب سے بغاوت اختیار کر لی ہے۔ ہمارے دیش بھارت میں بھی ہندو کوڈ بل میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے۔ مگر ترقی یافتہ کہلانے والی اقوام نے اس میں اس قدر افراط کی راہ اختیار کر لی ہے کہ یورپ اور امریکہ میں قدم قدم پر طلاق ہوتی ہے۔ بعض اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں ہر گیارہویں عورت مطلقہ ہوتی ہے۔ روس میں تو اور بھی بدتر حالت ہے۔ حال ہی میں حکومت روس کے سرکاری اخبار "پراودا" نے انقلاب روس کی چونسٹھویں سالگرہ کے موقعہ پر روس میں جنسی جرائم کی انتہا بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ روس میں آج جو شادیاں ہو رہی ہیں ان کا تیسرا حصہ (One third) طلاق پر ختم ہوتا ہے۔ بہرحال اقوام عالم نے لمبے تجربہ کے بعد اسلام کا یہ اصول ضرور اپنایا مگر انتہائی بے اعتدالی کے ساتھ ع

خاک ایسی سمجھ پہ ہے سمجھے بھی تو کیا سمجھے

پردہ قرآن کریم نے عورتوں اور مردوں کو غضِ بصر کرنے یعنی ایسے مواقع پر آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں عورتوں کو ایک زائد حکم بھی دیا ہے۔ ولیضربن بخمرھنّ علی جیوبھنّ۔ یعنی جب عورتیں باہر نکلیں تو اپنی اوڑھنیوں اور چادروں کو غیر محرموں کے سامنے سینے تک کھینچ کر ڈھانک لیا کریں۔ آجکل یہ پردہ اکثر برقعہ کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے۔ یہ عورتوں پر ظلم نہیں ہے۔ بلکہ پردہ کے ذریعہ سے عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔ اور یہ ہے بھی انسانی فطرت کے مطابق۔ ایک مرتبہ بہادر پورہ میں میری تقریر تھی۔ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہُوا۔ ایک پروفیسر صاحب ہندو دوست نے سوال کیا کہ مسلمان اپنی عورتوں کو تو پردہ کرواتے ہیں مگر خود پردہ نہیں کرتے۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا ہندو عورتیں بھی بعض مواقع پر دوپٹہ یا چادر کا گھونگھٹ لگا کر پردہ کرتی نہیں؟ حالانکہ ہندو دھرم میں پردہ کرنے کا حکم نہیں ہے۔ یو۔پی میں بعض علاقے ایسے ہیں جہاں ہندو خواتین اکثر پردہ کرتی ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ عورت کے لئے پردہ کرنا ایک فطرتی خفیفت ہے۔

پروفیسر صاحب تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد بولے کہ بعض ہندو عورتیں بھی پردہ کرتی ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھے کسی ہندو مرد کے چہرہ پر تو کوئی پردہ پڑا ہُوا دکھائی نہیں دیتا۔ پس پردہ عورت کا ایک فطرتی حق ہے جو اُس کے تحفظ کا بہترین ذریعہ ہے۔

ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد جو ہندوستان میں فلکیات (Astronomy) کے چوٹی کے ماہر ہیں گزشتہ سال کچھ عرصہ کے لئے آپ کو آکسفورڈ یونیورسٹی لنڈن نے لیکچر دینے کے لئے بلایا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے واپسی پر بتایا کہ ایک احمدی لڑکی وہاں برقعہ میں ملبوس رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ صرف کالج کے اندر حسبِ ضرورت چہرہ پر نقاب نہیں ڈالتی ہیں۔ اور ان کا سبجیکٹ بھی مشہور عالم سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی طرح (Theoretical Phisics) ہے۔ وہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں Ph. D. کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو تو سب ہی لوگ جانتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے پاکستان کے تعلیمی دَور میں M. Sc. میں ایک غیر معمولی اعلیٰ ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک احمدی لڑکے نے اُن کا یہ اعلیٰ ریکارڈ توڑ دیا تھا۔ اور اب اُس احمدی لڑکے کا قائم کردہ اعلیٰ تعلیمی ریکارڈ بھی اس احمدی باپردہ لڑکی نے توڑ دیا ہے۔ جس کا میں نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے۔

پس پردہ عورت کی ترقی میں قطعاً کوئی روک پیدا نہیں کرتا بلکہ ترقی اور تحفظ کا بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا پردہ کرنا عورت کا حق بھی ہے۔ اور فرض بھی۔

حق وراثت حق وراثت بھی کسی بھی مذہب نے عورت کو نہیں دیا۔ یہ حق صرف اسلام نے ہی دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے للذّکر مثل حظ الانثیین۔ ترکہ میں دو حصّے مرد کے ہوتے ہیں اور ایک حصّہ عورت کا ہوتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ بیوی کا ایک حق شوہر کے ذمّہ اس کا مہر ہوتا ہے اور اخراجات کی پُوری ذمّہ داری بھی شوہر پر ہی ہوتی ہے درحقیقت عورت کا یہ ایک زائد حق ہے جو اسلام نے اسے دیا ہے۔ اور یہ تمام حقوق اب اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے دوبارہ قائم ہو رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں کے وہ حقوق قائم کئے جو آپؑ کی آمد سے قبل تلف کئے جاتے تھے۔ مثلاً ۱- ورثہ نہ ملتا تھا۔ ۲- پردہ میں سختی کی جاتی تھی یعنی چلنے پھرنے تک سے عورتوں کو روکا جاتا تھا۔ ۳- علم سے محروم رکھا جاتا تھا۔ ۴- نکاح کے متعلق اختیار نہیں دیا جاتا تھا۔ ۵- خلع اور طلاق میں سختی برتی جاتی تھی۔ ۶- حقوقِ انسانیت کا لحاظ نہیں رکھا جاتا تھا۔ آپؑ نے ان سب کی اصلاح کی۔ ورثہ سے محروم رکھنے کو آپؑ نے سختی سے روکا۔ اور عورتوں کے اس حق کی تائید کی۔ چنانچہ ہمارے گھر میں کہ جہاں پُشتوں سے عورتوں کا حق نہ دیا گیا تھا ہماری بہنوں کو زمینداری کے پورے حقوق ملے۔ اور وہ ہمارے ساتھ آپؑ کی جائیداد کی وارث ہوئیں۔"

(مسیح موعودؑ کے کارنامے ص۱۱۹)

تعدد ازدواج تعدد ازدواج کا رواج بہت پرانا ہے۔ بائیبل میں حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک سو بیویاں بتائی گئی ہیں۔ حضرت رامچندر جی کی بھی تین مائیں تھیں۔ اور حضرت کرشنؑ کی ہندو لٹریچر میں بہت سی بیویاں بتائی گئی ہیں۔ ہندو لٹریچر میں یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کی چار بیویاں ہوں تو ایسی حالت میں:-

"ایک کی اولاد جو برہمنی ہے وہ اس کی جائیداد کے تین حصّے لے (یعنی نرینہ اولاد) اور جو کھشترانی ہے اس کی اولاد دو حصّے لے۔ اور جو ویشیا ہے اس کی اولاد ڈیڑھ حصہ لے۔ اور شودرانی کی اولاد ایک حصّہ لے۔"

(منوادھیائے ۹ شلوک ۱۵۲)

ملک عرب میں بھی بہت زیادہ شادیاں کرنے کا رواج تھا۔ اس کے باوجود آج بھی اقوام اسلام پر اعتراض کرتی ہیں۔ کہ اسلام نے ایک سے زائد شادیوں کی اجازت دے کر عورت پر ظلم کیا ہے۔ اگر یہ ظلم ہے تو پھر یہ ظلم خود ان کے اپنے مذہبی بزرگوں نے کیا ہے۔

بہرحال اب یہ اقوام ایک شادی کرنے کی قائل ہو گئی ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ اپنے مذہبی بزرگان کے طرزِ عمل اور تعلیم پر اعتراض کرتے مگر انہوں نے اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کی ضرب المثل کے مصداق بن کر اسلام پر ہی اعتراض شروع کر دیئے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ جو اب ایک ہی شادی کرنے کے قائل ہو گئے ہیں، ضرورت پڑنے پر غیر عورتوں سے شادی کرنے کی بجائے ناجائز تعلقات قائم کر کے دُنیا میں بدکاری اور بدامنی پھیلا رہے ہیں۔ اور ان تمام عورتوں کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔

اِسلام نے اس سلسلہ میں بھی اعتدال کو قائم کیا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ ہر شخص چار شادیاں کرے۔ بلکہ لازمی اور ضروری ایک ہی عورت کے ساتھ شادی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ البتہ ضرورت پیش آجانے پر دُوسری شادی کی بھی اجازت دیتا ہے۔ مگر اس صورت میں دُوسری بیوی کے بھی وہی حقوق ہوں گے جو پہلی بیوی کے ہیں۔ عدل و انصاف کو قائم رکھنے کی پابندی مرد پر لگائی گئی ہے۔ پس اس پہلو سے بھی اسلام نے اعتدال کو قائم کر کے عورتوں کے حقوق کا پُورا پُورا تحفظ کیا ہے۔ جو دُوسرے مذاہب میں دکھائی نہیں دیتا۔

عورتوں کو نصیحت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مقام پر عورتوں کو نصیحت فرمائی ہے، ہماری بہنیں غور سے سماعت فرمادیں، فرمایا:۔

"عورتوں میں ایک خراب عادت یہ ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں۔ اور اُن کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں۔ اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ بُرا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز اور روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک خاوند کی پوری پوری فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لائے۔ اور پس پشت اس کے لئے اس کی خیر خواہ نہ ہو۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ مردوں کی تابعداری کریں۔ ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں بدزبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اُسے دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔" (الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء)

عورت بیٹی اور بہن کی حیثیت سے

بعض لوگ بیٹی کی پیدائش پر بہت بُرا مناتے ہیں۔ کہتے ہیں ایک صاحب تعلیم نسواں کے بڑے حامی تھے۔ جب اُن کے ہاں ساتویں لڑکی پیدا ہوئی اور ہسپتال میں نرس نے انہیں یہ ساتویں لڑکی دکھائی تو وہ لڑکی کو دیکھ کر رونے لگے۔ نرس نے پوچھا روتے کیوں ہو؟ وہ بولے میں تعلیم نسواں کا حامی تھا پیدائش نسواں کا حامی نہ تھا۔ ملک عرب میں بعض خاندان اس انتہا کو پہنچے ہوئے تھے کہ بیٹی کو زندہ ہی دفن کر دیتے تھے۔ لیکن اسلام نے بیٹی اور بہن کے زیادہ حقوق قائم کئے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کی دو یا تین بیٹیاں یا بہنیں ہوں وہ ان کی تعلیم و تربیت کا اچھا انتظام کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کر دے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔" (ترمذی) فرمایا:۔

"جو شخص اپنی بیٹیوں کی وجہ سے امتحان میں ڈالا جائے گا تو وہ بیٹیاں اس کے اور آگ کے درمیان روک بن جائیں گی۔" (ترمذی)

عورت ماں کی حیثیت سے

ملک عرب میں جہاں تعددِ ازدواج کا بہت رواج تھا جب کوئی شخص مر جاتا تھا تو جہاں اس کا سامان ترکہ میں تقسیم ہوتا تھا وہاں اس کی بیویاں بھی ترکہ کے طور پر تقسیم ہوتی تھیں اور سوتیلی ماؤں سے لڑکے شادیاں کرتے تھے۔ یہ عورت ذات کی بہت بڑی بے حرمتی تھی۔ اسلام نے اوّل تو مومن اور انسان ہونے کے اعتبار سے عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیئے۔ دوم سوتیلی ماؤں سے بھی شادی کرنا حرام کیا۔ سوم صنفِ نازک کے اعتبار سے ماں کے حقوق زیادہ مقرر کر کے اس کا احترام قائم کیا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

ایک شخص رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ سب سے زیادہ میرے حسنِ سلوک کا کون مستحق ہے؟ فرمایا تیری ماں۔ اس نے سوال کیا پھر؟ فرمایا تیری ماں۔ اس نے تیسری مرتبہ بھی یہی سوال کیا اور حضور نے تیسری بار بھی یہی جواب دیا کہ تیری ماں تیرے حسنِ سلوک کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔ چوتھی مرتبہ سوال کرنے پر حضور نے فرمایا باپ تیرے حسنِ سلوک کا مستحق ہے۔ بہرحال عورت کے بیوی۔ بیٹی۔ بہن اور ماں ہونے کے اعتبار سے مردوں کی بنسبت اسلام نے عورتوں کو زیادہ حقوق دیئے ہیں۔ اور اس طرح مردوں کے برابر کھڑا کر دیا ہے۔

عیسائیت میں عورت کا مقام

یورپین اقوام اکثر اعتراض کرتی ہیں کہ اسلام صرف مردوں کا مذہب ہے۔ عورتوں کا نہیں اُن کا اپنا حال یہ ہے کہ موجودہ عیسائیت جس کا بانی محققین نے پولوس کو قرار دیا ہے، پولوس عورت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ عورت چُپ چاپ کمال فرمانبرداری سے سیکھے اور میں پروانگی نہیں دیتا کہ عورت سکھلاوے۔ یا آپ شوہر پر حاکم بن بیٹھے۔ بلکہ خاموشی کے ساتھ رہے۔ کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا۔ بعد اس کے حوّا۔ اور آدم نے فریب نہیں کھایا پر عورت فریب کھا کے گناہ میں پھنسی۔" (تمطاؤس باب ۲)

پھر لکھا ہے:۔

"جو لوگ بیاہ کرتے ہیں وہ گنہگار تو نہیں مگر وہ جسم میں دُکھ اُٹھائیں گے۔" (قرنتیوں پہلا خط)

اس سے ظاہر ہے کہ پولوس نکاح کو کس نگاہ سے دیکھتے تھے اور تعلیم حاصل کرتے وقت پولوس کے نزدیک عورت ایک بے زبان حیوان کی طرح خاموشی سے بیٹھی رہتی۔ اور دوسروں کو تعلیم نہ دیتی۔ آج عیسائی لیڈیز جو دیہات اور شہروں میں تعلیم دیتی پھرتی ہیں یہ عیسائیت کی تعلیم کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ بیرونی اثرات کا نتیجہ ہے اسلامی تعلیم کا بھی اثر ہے۔ اور پھر یورپ میں عورتوں نے عَلمِ بغاوت بلند کر کے اپنے حقوق حاصل کئے ہیں۔ عیسائی بزرگان کے عورت کے متعلق بعض خیالات ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ سینٹ برنارڈ کہتا ہے: "عورت ایک بچھو ہے جو ڈسنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ وہ شیطان کا نیزہ ہے۔"

۲۔ سینٹ برنارڈ کہتا ہے: "عورت شیطان کا ہتھیار ہے۔"

۳۔ سینٹ جیروم کہتا ہے: "عورت شیطان کا دروازہ ہے۔ ظلم کی سڑک ہے۔ اور بچھو کا ڈنک ہے۔"

عورت کے متعلق یہ سب خیالات عیسائی بزرگان کے ہیں۔ ع

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

دورۂ مغرب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال یورپ، امریکہ اور افریقن ممالک کا نہایت کامیاب دورہ کیا۔ اس دفعہ صحافیوں نے عورت کے حقوق در قرآن کے متعلق بھی سوالات پیش کئے۔ ایک صحافی نے کہا کہ یہاں عام تاثر یہ ہے کہ اسلام عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق نہیں دیتا۔ حضور نے قرآن مجید اپنے ہاتھ میں اٹھاتے ہوئے فرمایا، اس کتاب میں یہی لکھا ہے کہ عورتیں وہی حقوق رکھتی ہیں جو مردوں کے ہیں۔ انسان ہونے اور انسانی حقوق رکھنے میں قرآن نے مردوں اور عورتوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا۔ بلکہ انہیں اس لحاظ سے مساوی درجہ دیا گیا ہے۔ ایک صحافی نے پردہ کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ "پردہ کا حکم عورتوں کو بُرے لوگوں کے شر سے بچانے کے لئے دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد ان کے لئے تنگی نہیں بلکہ آسانی پیدا کرنا ہے۔ قرآن تو عورتوں کو دوسروں کے شر سے بچانا چاہتا ہے۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ عورتوں کو تحفظ دیا جائے۔" فرمایا، "بعض حقوق ایسے ہیں جو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے صرف عورتوں کو دیئے گئے ہیں۔ اور انہیں ہی دیئے جا سکتے ہیں مرد ان میں شریک نہیں ہو سکتے...... اسلام نے انسان ہونے کے اعتبار سے عورتوں کو درجہ دیکر اُن کے مساوی حقوق مقرر کئے ہیں۔ بلکہ انہیں بعض لحاظ سے مردوں کے مقابلہ میں زیادہ حقوق دیئے ہیں۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا گھر کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے مرد پر ڈالی ہے۔ یعنی اس کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ مال کمائے اور اس سے بیوی بچوں کی جملہ ضروریات پوری کرے۔ عورت کو اللہ تعالیٰ نے اس ذمہ داری سے کلی طور پر آزاد رکھا ہے۔" (بدر ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء)

فرینکفورٹ میں حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"یورپ اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں غلط فہمی یا تعصب کی وجہ سے سب سے بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اسلام نے عورت کو بالکل نظرانداز کر دیا ہے...... ایک ہی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو مرد کے مساوی درجہ نہیں دیا۔ حالانکہ کسی قوم کی عورتوں کو عقلاً اور اخلاقاً اس امر کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ ان کی لڑکیاں شادی سے پہلے ہی بچے جننے لگیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آزادی کے اس سراسر غلط تصور کی وجہ سے ہی امریکہ میں ہر سال لاکھوں بچے ایسے پیدا ہوتے ہیں جنہیں ان کی مائیں شادی سے پہلے ہی جنم دے دیتی ہیں۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ اسلام اس کی اجازت نہ دے کر عورتوں پر سختی کرتا ہے تو اس کا یہ اعتراض عقلاً مذہباً اور اخلاقاً سراسر ناواجب ہوگا۔ اسلام عورتوں کو ان کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دیکر مردوں کی طرح انہیں بھی زمین سے اُٹھا کر آسمان کی رفعتوں میں لے جانا چاہتا ہے۔ جو چیز عورتوں کی اس ترقی کی راہ میں روک ہے اسلام اسے تسلیم نہیں کرتا۔ اور نہ اس کی اجازت دیتا ہے۔" (بدر ۶ نومبر ۱۹۸۰ء)

باقی

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۱/۴/۸۲ کو بوقت ۷ ½ بجے شام "آفیسرز میس" ملک پیٹ حیدر آباد میں مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی بچی عزیزہ مسرت فاطمہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ بخیر و خوبی انجام پائی۔ واضح رہے کہ عزیزہ کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء کے بابرکت موقعہ پر عزیز مکرم احمد عبدالستار صاحب ابن محترم مولوی احمد عبداللہ صاحب فاضل مرحوم ساکن حیدر آباد کے ساتھ قادیان میں پڑھا جا چکا تھا۔ رخصتانہ کی اس سادہ مگر پُر وقار تقریب میں کم و بیش ایک ہزار احباب و مستورات شریک ہوئے جن میں جماعت کے علاوہ ایک معقول تعداد غیر از جماعت افراد کی بھی تھی۔ تقریب کا آغاز مکرم حافظ جبرائیل صاحب فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ ربوہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شجاعت حسین صاحب حیدر آباد کی نظم خوانی سے ہوا۔ ازاں بعد محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے اجتماعی دُعا کروائی۔ بعدہٗ بچی کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ اگلے روز یعنی ۱۲/۴/۸۲ کو اسی ہال میں عزیز مکرم عبدالستار صاحب کی والدہ محترمہ نے ولیمہ کی مسنون دعوت کا اہتمام کیا جس میں کم و بیش ایک ہزار افراد مدعو تھے۔ محترم سید جہانگیر علی صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ تین صد روپے مختلف مدّات میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔ قارئین اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا فرمائیں (ادارہ)

مستفادات

کافرسازی اور اسلام

قاری سلیم اللہ واصف قرنی (ترکی) کا ناقابلِ تردید حقائق پر مبنی یہ فکر انگیز علمی مقالہ ماہنامہ "پیغامِ سلامتی" بمبئی بابت ماہ فروری ۱۹۸۲ء کے دلی شکریہ کے ساتھ ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے ——— (ادارہ)

"اسلام کسی فرد یا گروہ یا قوم کا مذہب نہیں بلکہ تمام دُنیائے انسانیت کے لئے ایک ایسا جامع اور اکمل ترین ضابطۂ حیات دستورِ زندگی ہے جو مذہبی، سیاسی، سماجی معاشی، معاشرتی، مدنیتی اور دیگر تمام ہی شعبہ ہائے زندگی میں پورے عالمِ انسانیت کی ایسی رہبری اور راہنمائی کرتا ہے جس میں زندگی کا کوئی بھی شعبہ تشنۂ تکمیل نہیں رہتا اس رہبری و راہنمائی سے دیگر تمام مذاہب عالم آغاز کائنات ہی سے ہمیشہ قاصر رہے ہیں۔

بانیٔ اسلام خدا کے ذات نے اسلام قبول کرنے والوں اور اسے ضابطۂ زندگی کی حیثیت سے اپنانے والوں کا نام مسلم (تابعدار) رکھا ....

....

....

...... دنیا اسی وجہ سے اسلام قبول کرنے والے بلا تفریق عرب و عجم و شام و روم اور بلا تفریق مذہب و ملت تمام ہی ادوارِ سابقہ میں مسلمان کہلائے اور آج بھی یہی نام ان کے لئے باعثِ فخر ہے اور قیامت تک رہے گا۔

ملّتِ اسلامیہ کا یہ ایک افسوسناک المیہ رہا ہے کہ اس کے مفاد پرست موقع شناس اور حالات کی رَو میں بہہ جانے والے افراد نے ہر دَور میں اس کی ایسی بے ڈھنگی اور غلط عملی تصویر پیش کی ہے جس کی وجہ سے اسلام کی اصل حقیقت و ہیئت ترک اقوامِ عالم کی نگاہ میں مشتبہ اور مشکوک ہو کر رہ گئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں غیر اقوام کے افراد کو بے ساختہ یہ کہنا پڑا کہ ـــ

"دُنیا میں سب سے بہترین مذہب 'مذہب اسلام' ہے اور دُنیا میں سب سے بدترین قوم 'قومِ مسلم' ہے"

اس کے باوجود بھی ہم نے آج تک یہ سمجھنے کی کوشش نہیں کی کہ سب سے بہترین مذہب کو اپنانے والی قومِ مسلم سب سے بہترین قوم ہونے کی بجائے دُنیا کی سب سے بدترین قوم کیسے ہو گئی اور کیوں ہو گئی اور نہ ہمیں یہ سوچنے کی توفیق نصیب ہوئی کہ فی الواقع اس بات میں کچھ صداقت بھی ہے یا اسلام دشمن اور مسلم کش عناصر نے مخالفتِ اسلام و مسلم کے جذبے کے تحت یہ بات صرف قومِ مسلم کو بدنام کرنے کی وجہ سے کہی ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ افرادِ ملت نے خاص خاص شعائرِ اسلامی اور اس کی امتیازی اقدار کی طرف سے ابتداءً لاپرواہی اور تغافل کا رویّہ اپنا کر رفتہ رفتہ انہیں اپنی زندگی کے مختلف شعبوں سے باہر نکال دیا اور ان کی جگہ غیر اسلامی اقدار کو داخل کر کے بے محابا ... ہر پابندی کے ساتھ ان پر عمل شروع کر دیا۔ آخرش تغافل و تساہل بڑھتے بڑھتے وہ منحوس دن بھی آیا جو اس کے لئے مقدر ہو چکا تھا اور جو اسلام بیزاری کے نتیجہ میں ایک نہ ایک دن آنا ہی تھا۔

غیر مسلم افراد کو ان ہی اسلام بیزاریوں سے پیدا شدہ موجودہ حالات کو ملاحظہ رکھتے ہوئے اس قسم کی لب کشائی کی جرأت ہوئی ہے ورنہ اسلام کے بہترین مذہب ہونے کے اعتراف کی موجودگی میں مسلم قوم کے دُنیا کی بدترین قوم ہونے کا دعویٰ کچھ معنیٰ؟

ان ہی مجروح اقدارِ اسلامی میں سے ایک افرادِ ملّتِ اسلامیہ کا شیرازہ منتشر ہونا اور گروہ بندی و فرقہ پرستی بھی ہے جو آج پوری دُنیائے اسلام کے لئے سوہانِ روح بنی ہوئی ہے اور ملّتِ اسلامیہ کو اقوامِ عالم کی نظروں میں ذلیل، رسوا اور بدنام کرنے کا واحد سبب بنی ہوئی ہے۔

اسلام جو دُنیائے انسانیت کو باہمی اتحاد کے رشتہ میں پرونے اور ہمہ گیر اتفاق کی اسکیم اپنی تعلیمات کے ذریعہ لوگوں میں عام کرنے کا ایک مکمل ضابطہ اپنے اندر پنہاں رکھتا ہے اسی میں آج اتنے گروہ، اتنے فرقے اور اس قدر گروپ موجود ہیں جن کا اظہار و بیان اتحادِ ملّی کی صحیح اور واقعاتی پوزیشن کو مشکوک کر دینے کے واسطے بالکل کافی ہے۔ پھر ان سب کی حقانیت کی دعوے داری مخالف عناصر کے جذبۂ مخالفت، اسلام کے لئے سونے پر سہاگہ کا رول ادا کر رہی ہے۔

صرف یہی نہیں کہ ملتِ کے افراد میں اتحاد و اتفاق ہی کا جذبہ کالعدم ہو کر رہ گیا ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ اسلام ہی کے نام پر ہر گروپ اپنے مخالف گروپ کا دشمن بنا ہوا ہے اور اس دشمنی اور انتقام کے جذبے میں ایک دوسرے کے مطعون کرنے ایک دوسرے پر غلط الزام لگانے اور متہم کرنے میں اپنی ذہنی، دماغی اور تحریری صلاحیتیں اسے بڑا اہم اور کارِ ثواب جان کر خوب صرف کر رہا ہے اور تکفیرِ مسلم تک سے بھی گریز نہیں کر رہا ہے۔

وہ اسلام جو قدم قدم پر اتحاد و اتفاق کا سبق عالمِ انسانیت کو آغازِ کائنات ہی سے دیتا چلا آ رہا ہے اور قیامت تک دیتا رہے گا اسی اسلام کے دعوے دار آج اپنی حیثیت میں اتنے منتشر نظر آتے ہیں جن کے انتشار کی نظیر آج دنیا کے پردہ پر ملنی مشکل ہے آج ہر ہر گھر میں جتنے جتنے افراد ہیں اتنی ہی تعداد میں نظریات موجود ہیں گویا ہر فرد ایک جدا نظریہ کا حامل اور ہر نظریہ دوسرے نظریے سے مختلف۔

عدمِ اعتماد اور عدمِ اشتراک کا یہ عالم کہ نہ تو کوئی کسی کو مطمئن کر سکتا ہے نہ کوئی کسی سے مطمئن ہونے کا جذبہ اپنے دل میں رکھتا ہے اب ظاہر ہے ان حالات میں کیسے باہمی اعتماد بحال ہو سکتا ہے اور کس طرح ایک دوسرے کے قریب آیا جا سکتا ہے۔

اس بے اعتمادی اور مخالفانہ و معاندانہ روش کو صرف قرآن و حدیث کا سہارا لے کر ہی ختم کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی اسی وقت ممکن ہے جب ہم قرآن و حدیث کے دلائل کو اس سلسلہ میں مشعلِ راہ بنائیں اور ان دلائل کو کسی بھی فرقہ کا درمیانی حجاب تصوّر نہ کریں۔

اس سلسلہ میں ہم جو کچھ بھی عرض کریں گے انشاء اللہ غیر جانبداری سے محض خدا کی خوشنودی اور کامیابیٔ آخرت کے پیشِ نظر عرض کریں گے ان معروضات کا مقصد ہرگز ہرگز کسی گروپ کو خوش کرنا اور اس کی جانبداری نہیں اور نہ ہی کسی گروپ کی مخالفت اور سب و شتم ہماری ان گزارشات کا مقصد ہے۔ خدا کرے کہ برادرانِ ملت درسِ اتحاد و اتفاق پر مشتمل ان قرآنی حدیثی اور فقہی دلائل کا مطلوبہ صحیح اپنے ذہن و دماغ میں پیوست کرنے کی کوشش کریں۔

قرآن کریم میں ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (نساء)

جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔ رسولِ کریم حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ملاحظہ ہو۔

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک (بخاری)

کوئی شخص کسی پر کفر یا فسق کی تہمت نہ لگائے کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کفر اور فسق تہمت لگانے والے پر ہی لوٹ آئے گا۔

ایک اور حدیث پاک وضاحت طلب غور و فکر دے رہی ہے

عن ابن عمر یقول قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای ما امرء قال لاخیہ یا کافر فقد باء احدھما ان کان کما قال والا رجعت الیہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ کوئی اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہے پس اگر وہ کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر الٹا کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا

شرح فقہ اکبر کی مندرجہ ذیل عبارت قابلِ غور ہے

ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لھا تسعۃ وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی

کفر سے متعلق مسئلہ میں اگر کوئی شخص ننانوے احتمالات کفر کے اور ایک احتمال اس کی نفی (اسلام) کا پایا جائے تو مفتی اور قاضی کے لئے اسلام ہی کا فتویٰ دینا اولیٰ ہے

شامی کے باب المرتد کی درج ذیل عبارت بھی قابلِ ملاحظہ ہے

واعلم انہ لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ خلاف

دلو کان ذلک روایۃ ضعیفۃ

خوب جان لے کہ مسلمان پر کفر کا فتویٰ نہ لگایا جائے جب تک اس قول کی مناسب تاویل موجود ہو یا اس کے کفر میں اختلاف ہو اگرچہ وہ ضعیف روایت کی بناء پر ہی کیا ہو

قال الملا علی قاری رح و ان المراد بعدم التکفیر احد من اھل القبلۃ عند اھل السنۃ۔ الخ ٭٭

قرآن کریم، احادیث پاک اور فقہی عبارات پر مشتمل یہ چھ حوالے اس بات کا واضح اور بیّن ثبوت ہیں کہ کسی مسلمان کو کسی بھی حالت میں کافر نہیں کہا جائے گا۔

جب قرآن کریم، احادیث پاک، فقہ اکبر (مصنفہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) اور شامی (مصنفہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ) اور شرح فقہ اکبر (شارح ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ) سب ہی میں واضح طور پر ممانعت تکفیر مسلم موجود ہے تو پھر ہم مؤدبانہ عرض کریں گے کہ افراد ملت کے لئے متذکرہ بالا مسلمات شرعیہ زیادہ لائق تقلید ہیں یا کافر سازی کا وہ مشن جسے افراد ملت کا ایک مخصوص طبقہ اپنے نصب العین کی حیثیت دیئے ہوئے ہے۔

ہم نے متذکرہ بالا حوالوں کے اندراج میں نہایت احتیاط سے کام لیا ہے۔ اور مختلف مکاتب فکر کے موجودہ نائیٹل زدہ علماء میں سے کسی کے بھی حوالے پیش کر کے استدلال کرنے سے اس لئے دانستہ گریز کیا ہے کہ کہیں ہم بھی اسی نائیٹل کا شکار نہ ہو جائیں۔

قرآن کریم تمام انسانیت کا راہنما، احادیث پاک بہر حال قابل تقلید، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جن کی نسبت سے ہی ہم حنفی، سُنّی کہلاتے ہیں اُن کا قول لائق تقلید اور علامہ شامی اور مُلّا علی قاری رحمہما اللہ جیسے جلیل القدر فقہاء کے اقوال ہر طرح جو کسی طرح بھی قرآن و حدیث کے مفاہیم سے متصادم نہیں ہیں اگر ان تمام حقائق سے صرف نظر کر کے صرف ایک مخصوص طبقہ کے تنگ، محدود اور قرآن و حدیث سے متصادم نظریات کی تقلید کر کے ہم کافر گری کے مشن کو ہی مقصود اور کامیاب بنائیں تو کیا ہم اسلام پرست کہلا سکیں گے؟ کیا ہم سے خدا تعالیٰ راضی ہو گا اور کیا ہم سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے؟ اور جب خوش نہ ہوں گے بلکہ ناراض ہوں گے تو پھر ان کی اس ناراضگی کو باقی رکھ کر ہمارا عشق رسول کا صرف زبانی دعویٰ کچھ معنی؟

اب آیئے! سُنّیت کے زبانی دعووں کی اہمیت پر بھی ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہم پکے حنفی سُنّی کہلانے کے مستحق اسی وقت تو ہوں گے جب اپنے امام صاحب یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات اور مسلک کی پیروی کریں آپ نے فقہ اکبر میں واضح طور پر فرمادیا کہ۔

"جس شخص میں ننانوے احتمالات کفر کے ہوں اور ایک احتمال اثبات اسلام کا ہو اس کو بھی کافر نہیں کہیں گے"۔

اپنے امام صاحب کے واضح حکم امتناعی کو پس پشت ڈال کر بھی جب ہم کافرگری کو کار ثواب سمجھیں اور ممتاز و غیر ممتاز افراد ملت کو تکفیر کے گولوں کا نشانہ بنانے پر ہی اپنی ہمہ وقتی صلاحیتیں صرف کرتے رہیں تو کیا امام صاحب کے اقوال کی تقلید کا حق ہم نے ادا کیا؟ اور جب حق تقلید اقوال امام ادا نہیں ہوا تو ہم کس درجہ کے حنفی اور سُنّی ٹھہرے۔

مقام غور ہے کہ خاطر کائنات کے مرتبہ قوانین اسلام کی خلاف ورزی کر کے مسلمان و عاشقان اسلام ہونے کا دعویٰ اللہ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے محبان خدا اور رسول ہونے کا دعویٰ اور علامہ شامی اور مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہما کے ارشادات سے صاف نظر کر کے حنفیت اور سُنّیت کی پوری پوری ٹھیکیداری کیا ان میں سے ہر چیز متضاد نہیں ہے ذرا عقل سلیم اور فکر صحیح کی روشنی میں فیصلہ تو کیجئے کہ کیا مسلسل شعائر اسلام کی خلاف ورزی کی موجودگی میں بھی یہ بلند بانگ زبانی دعوے کچھ کار آمد اور مفید ثابت ہو سکتے ہیں؟

تاریخ اسلامی کی صرف ایک نادر مثال پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں جس کے ذریعہ کافر گری کی اس منظم اسکیم اور باقاعدہ تنظیم کی حقیقت قارئین کرام پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی اور اس کے پس پردہ چھپے ہوئے انتقامی جذبات اور تنگ نظری کی پول کھل کر حقیقت بالکل آشکارا ہو جائے گی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیئیس سالہ دور اشاعت حق کے دوران کفار قریش نے آپ کے ساتھ جو جو بدسلوکیاں کیں مثلاً مکانات کی چھتوں پر سے کوڑا کرکٹ کے انبار آپ پر گرائے نماز کے دوران پشت مبارک پر اوجھڑیاں لا لا کر ڈالیں۔ گلے میں پھندے ڈال ڈال کر کھینچا، مجنون، پاگل، ساحر، کاہن اور شاعر کہا طائف کے سفر میں آپ پر پتھروں کی وہ دھواں دھار بارش کی کہ آپ زخموں سے چور ہو گئے اور پتھروں کے انبار میں سے پاؤں نکالنا بھی آپ کے لئے محال ہو گیا اُحد میں آپ کے دندان مبارک شہید اور آپ خود شدید طور پر زخمی اور لہو لہان ہو گئے ایسے حوصلہ شکن حالات میں بھی جب رب کائنات نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ آپ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ ان ظالموں کی سزا کے بارے میں آپ جو فیصلہ فرمائیں وہی کر دوں اگر آپ فرمائیں تو ان دونوں پہاڑوں کو ملا دوں جن کے درمیان یہ پناہ گزین ہیں تاکہ یہیں پر گھس پٹ کر نیست و نابود ہو جائیں۔

اللہ کی جانب سے اتنی واضح اور یقینی غیبی تعاون کی اُمید پر کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے انتقام نہیں لے سکتے تھے یا کم از کم خدا کے حضور ان ظالموں کے حق میں بددعا بھی نہ کر سکتے تھے تاکہ وہ اپنے انسانیت سوز مظالم کی پاداش کے طور پر سزایاب ہو سکتے۔

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ ان روح فرسا حالات اور بدترین اخلاقی بدسلوکیوں کی موجودگی نیز انتقامی اجازت الٰہیہ کے باوجود اس ذات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے متذکرہ انسانیت سوز مظالم کے حامی مجرمین و ظالموں تک کے لئے بددعا نہ فرمائی کہ یہ دعا فرمائی

اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون

اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ مجھے جانتی نہیں۔

مقصد یہ ہے کہ تین سو ساٹھ بتوں کے پجاری کافروں اور مشرکوں کو آغوش اسلام میں پناہ دینے اور مسلمان بنانے کے جذبے کی خاطر ان جان لیوا مظالم کو بھی نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور انتقامی جذبات کا مظاہرہ نہ کر کے اور بددعا تک کو اپنے شایان شان نہ سمجھ کر بت پرستوں، کافروں اور مشرکوں تک کو کافر نہیں کہا۔ پھر یہ ان کے نام لیوا ان کے عشق و محبت کے دعوے دار اور نام نہاد سُنّت کے ٹھیکیدار کیسے عاشقان رسول اور رشیدابیان اسلام ہیں جو اس قسم کی مشکلات و مصائب اور پریشانیوں کا نشانہ بنے بغیر ہی دعویٰ سے لاتعداد ممتاز و غیر ممتاز افراد ملت کی کافر سازی کی باقاعدہ تنظیم چلا رہے ہیں اور دائرہ اسلام کو وسعت دینے کے بجائے اسلام پرستوں کو ہی اسلام سے خارج کر کر کے دائرہ اسلام کو تنگ اور محدود کئے دے رہے ہیں آخر معلوم تو ہو کہ کافر گری کے مندرجہ بالا ممانعتوں کے باوجود مسلمانوں کو کافر کہنے، کہلوانے اور لکھوانے کا جواز انہیں ملا کہاں سے؟

یاد رکھئے! ے

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اسلامی تاریخ کے ان حقائق و شواہد کو غلط بتانے والے براہین قاطعہ سے ان کی تردید کریں اور اگر تردید ممکن نہ ہو اور واقعتاً ممکن ہے نہیں تو پھر عتاب خداوندی سے خائف ہو کر کافر سازی کی اس منظم سکیم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باز آجائیں اب تک کی روش پر خدا کے حضور صدق دلی سے توبہ کریں اور آئندہ کے لئے سادہ لوح افراد ملت کی آخرت کے اجر و ثواب پر ڈاکے نہ ڈالنے کا پکا اور پختہ عہد کریں ورنہ ے

حق سے اعراض کا انجام ہلاکت ہر دوست
حق پرستی ہے پیام اپنا جہاں تک پہنچے

وما علینا الا البلاغ

(ماہنامہ "پیام سلامتی" جے پور فروری ۱۹۸۲ء صفحہ ۲۹ تا صفحہ ۳۶)

تشکر و اعتذار

مکرم عبد السبحان صاحب گنائی مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ ریشی نگر (کشمیر) کی افسوسناک وفات پر بہت سے بزرگان احباب اور عزیزان کی طرف سے تعزیت کے خطوط موصول ہو چکے ہیں مگر افسوس کہ باوجود کوشش کے تاحال تمام کرم فرماؤں کو فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں ہو سکا۔ اندریں صورت ان سطور کے ذریعہ ان تمام [illegible] جماعت کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دعاؤں کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم صدر جماعت کی مغفرت فرمائے [illegible] درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ کی دلی خواہش کے مطابق جماعت کی مقبول خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرماتا رہے آمین خاکسار

عبد السلام [illegible] صدر جماعت ریشی نگر (کشمیر)

٭٭ ملا علی قاری [illegible]

صوبائی دارالحکومت حیدرآباد میں منعقدہ

مجالسِ خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کا پہلا کامیاب اجتماع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام — ایک نوجوان کا قبولِ حق!!!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجالس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کو حیدرآباد میں تاریخ ۲۴، ۲۵ رشہادت (اپریل) اپنا پہلا دو روزہ کامیاب سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی الحمدللہ اس روحانی اجتماع کے لئے جہاں حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام بذریعہ ٹیلیگرام موصول ہؤا وہاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے بھی اس موقع پر اپنے خصوصی پیغامات ارسال فرمائے۔

اس اجتماع کی اہم خصوصیت یہ تھی کہ بشمول حیدرآباد آندھرا کی ۱۵ مجالس کے کم و بیش پونے دو صد نمائندگان پہلی مرتبہ شریکِ اجتماع ہوئے اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کی زیرِ نگرانی مکرم عبدالمتین صاحب قائد خدام قائد مکرم شمس الدین صاحب مکرم ضیاء الدین صاحب ناظم مال اور مکرم عبدالغنی صاحب صدر جماعت احمدیہ دیودرگ نے شب و روز خاکسار سے تعاون فرمایا محترم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعتِ احمدیہ حیدرآباد نے ذوالفقار اجتماع کے لئے اپنے مکان واقع فلک نما کا وسیع و عریض صحن وقف کرنے کے علاوہ دونوں روز خدام کے طعام کا انتظام بھی اپنی طرف سے کیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اجتماع میں بعض غیر از جماعت زیرِ تبلیغ افراد نے بھی شرکت کی جن میں جناب ایس ظہور حیدر صاحب مجسٹریٹ ریٹائرڈ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جنہوں نے خدام کو اپنے زرّیں خیالات سے نوازتے ہوئے فرمایا میری دُعا ہے کہ:—

"افرادِ جماعت احمدیہ کے ذریعہ لا الٰہ الّا اللہ کی تبلیغ ساری زمین پر محیط ہو جائے"

اس اجتماع سے متأثر ہو کر ایک ۲۴ سالہ نوجوان نے احمدیت کو قبول کیا الحمدللہ — حیدرآباد کے تین حلقوں میں سے حکمت گروپ کی اعلیٰ کارکردگی کے پیشِ نظر مکرم ضیاء الدین صاحب زعیم کو ناصر ٹرافی عطا کی گئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین

اجتماع کا پہلا دن

مورخہ ۲۴ راپریل ۸۲ء کو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیرِ صدارت اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔ تلاوتِ قرآن مجید خاکسار نے کی، اور نظم محترم رحمت اللہ صاحب غوری نے خوش الحانی سے پڑھی بعدہٗ تمام خدام نے عہد دُہرایا اور محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد نے افتتاحی تقریر فرمائی ازاں بعد خاکسار نے حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز برقی پیغام نیز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے خصوصی پیغامات پڑھ کر سُنائے

حضور ایدہ اللہ کا رُوح پرور برقی پیغام!

مجلس مقامی کی درخواست پر اس موقعہ کے لئے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو رُوح پرور برقی پیغام ارسال فرمایا اس کا ترجمہ یہ ہے۔

"اس اطلاع سے مسرت ہوئی کہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد اپنا پہلا سالانہ اجتماع اس ماہ کی ۲۴ اور ۲۵ تاریخ کو منعقد کر رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس اجتماع اور اس میں شرکت کرنے والوں کو اپنی برکتوں سے فیضیاب کرے اس پہلے اجتماع کے موقعہ پر میری نصیحت یہی ہے کہ دینِ اسلام کے لئے آپ سب ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمہ تن تیار رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ سب پر اپنا فضل فرمائے آمین (خلیفۃ المسیح)

پیغامات پڑھ کر سُنائے جانے کے بعد مکرم الحاج مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی اور مکرم نعمت اللہ صاحب غوری نے خدام سے خطاب کیا بعدہٗ اجتماعی دُعا کے ساتھ پہلا اجلاس اختتام پذیر ہؤا۔

علمی و ورزشی مقابلہ جات

افتتاحی اجلاس کے بعد کبڈی سائیکل ریس دوڑ۔ میوزیکل چیئرز اور معائنہ وشاہدہ کے مقابلے ہوئے جس میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے انچارج گیمز کے فرائض انجام دئے۔ ازاں بعد تلاوتِ قرآن پاک نظم خوانی اور تقاریر کی مقابلہ جات عمل میں آئے جن میں صدارت کے فرائض مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعتِ احمدیہ سکندرآباد مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب اور مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی نے اور ججز کے فرائض مکرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی مکرم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ مکرم نعمت اللہ صاحب غوری، مکرم رحمت اللہ صاحب غوری مکرم محمد داؤد صاحب جڑچرلہ۔ مکرم عبدالقیوم صاحب مکرم مظفر احمد صاحب نفل انسپکٹر بیت المال اور مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے انجام دئے تمام خدام نے نمازِ تہجد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب کی اقتداء میں باجماعت ادا کی جبکہ تمام فرض نمازوں کی امامت محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے فرمائی محترم موصوف نے رات کو مقامِ اجتماع میں قیام کیا۔ مجلسِ تجاویز محترم سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں تمام جماعتوں کے صدر صاحبان نے حصہ لیا اور آئندہ ہونے والے سالانہ اجتماع سے متعلق مفید مشورے ہوئے۔

اختتامی اجلاس

مورخہ ۲۵ راپریل ۱۹۸۲ء کو اجتماع کے اختتامی اجلاس کی کاروائی ٹھیک چار بجے شام محترم امیر صاحب کی زیرِ صدارت مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کلام پاک کے ساتھ آغاز پذیر ہوئی جس میں جناب ظہور حیدر صاحب مجسٹریٹ (ریٹائرڈ) اور خاکسار نے خدام کو مخاطب کیا بعدہٗ قریباً نوّے خدام کو مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی طرف سے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے انعامات تقسیم کئے علاوہ ازیں ہر مجلس کے قائد کو اجتماع میں شرکت اور تعاون کے سلسلہ میں خصوصی کپ دئے گئے اور مجلس مقامی کے چار خدام یعنی مکرم ڈاکٹر سعید انصاری صاحب مکرم مسعود احمد صاحب میکانک مکرم عطاء اللہ صاحب بی ایس سی اور دستگیر احمد صاحب جاوید کو نما کر خدمتِ خلق کے سلسلہ میں نیز مکرم ارشاد حسین صاحب کو وقفِ عارضی کے سلسلہ میں خصوصی انعامات دئے گئے۔ اختتامی خطاب اور دُعا پر اجتماع اختتام پذیر ہؤا۔ اس موقعہ پر پہلی مرتبہ "ستارۂ احمدیت" لہرایا گیا دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت دے۔ آمین۔

درخواستہائے دُعا

◉ — مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ سنّا ہچہ باڑہ (راج) اور اپنے عزیزان کی طرف سے بغرضِ تحریک دُعا مختلف مدّات میں مبلغ پچیس روپے ادا کر کے اپنے پوتے عزیز عادل وسیم سلمہٗ ابن عزیز محمد شاہد وسیم سلمہٗ (ایڈووکیٹ) جسے سکول میں داخل کرا دیا گیا ہے کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور دینی و دنیوی ترقیات بڑے بیٹے عزیز محمد زاہد قریشی سلمہٗ کے میڈیکل میں داخلہ نیز خود کی دینی و دنیوی ترقیات اور درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے ◉ — محترمہ ڈاکٹر گلشن نذیر صاحبہ مدفتر اشاعت میں بیس روپے ادا کر کے محترمہ عرسلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب پڈر ساکن ناصر آباد جو تشویشناک حالت میں منٹل ہاسپٹل سری نگر میں زیرِ علاج ہیں کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ◉ — مکرم سید عبدالغنی صاحب برہ پورہ (بہار) مد امانت بدر میں مبلغ پانچ روپے ادا کر کے مکرم محمد اختر پرویز صاحب ساکن کھرستہ پور (سیوان) کی والدہ محترمہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے ◉ — محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ منور آباد سری نگر (کشمیر) مبلغ پانچ روپے مد امانتِ بدر میں ادا کر کے اپنی والدہ کی کامل صحت و شفایابی اور درازیٔ عمر سب بہن بھائیوں کی پریشانیوں کے ازالہ اور شاندار مستقبل ہونے کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ — ادارہ

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

گھانا میں ایک مخلص احمدی کی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کے عہدہ پر تقرری

امیر و مشنری انچارج گھانا محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب وکالتِ تبشیر ربوہ کو ارسال کردہ رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ گھانا کے ایک مخلص احمدی مکرم عبداللہ ناصر صاحب براؤنگ جو احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے ایک عرصہ سے ہیڈ ماسٹر چلے آ رہے تھے حکومت گھانا نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کے عہدہ سے ترقی دے کر ڈائریکٹر آف ایجوکیشن مقرر کیا ہے۔ واضح رہے کہ مکرم عبداللہ ناصر صاحب براؤنگ نے مختلف قسم کی مشکلات درپیش ہونے کے باوجود نیز امریکہ روس اور بعض بڑی کارپوریشنوں کی طرف سے پیشکش ہونے کے باوجود اپنی جماعت کے سکول میں ہی رہنے کو ترجیح دی جبکہ بہت سے اساتذہ اور پیشہ ور افراد گھانا کی اقتصادی حالت کی وجہ سے تنخواہوں کی لالچ میں ملک سے باہر جا رہے ہیں۔

برطانیہ میں جلنگھم کے مقام پر جماعت احمدیہ کے نئے مرکز کا قیام

برطانیہ میں جماعتِ احمدیہ کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ برطانیہ میں انتہائی مختصر سے عرصے میں جماعتِ احمدیہ کے پانچ مراکز قائم ہو جانے کے بعد اب بفضلہٖ تعالیٰ گیارہ ہزار پونڈ مالیت کا چھٹا مرکز جلنگھم میں خرید لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں تمام کارروائی مکمل ہو چکی ہے۔ عنقریب انجینئر اور آرکیٹکٹ صاحبان کے مشورہ سے اس عمارت میں مناسب ترمیم کر کے اسے مسجد کی شکل دی جائے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر موصول ہونے پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"الحمد للہ - مبارک ہو"

قارئین دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نئے مرکز کو سرزمینِ برطانیہ کے احباب کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے۔ آمین۔

نائیجیریا میں جماعتِ احمدیہ کے آٹھویں ہسپتال کا سنگِ بنیاد

نائیجیریا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مغربی افریقہ کے سب سے بڑے ملک نائیجیریا میں جماعتِ احمدیہ کے آٹھویں ہسپتال کا سنگِ بنیاد مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۸۲ء کو بینڈل سٹیٹ کے مقام اوچی (AUCHI) میں رکھا گیا ہے یہ ہسپتال نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم ہونے والا آٹھواں ہسپتال ہے اس مبارک تقریب پر علاقہ کے چیفس اور معززین اور ارد گرد کی جماعتوں کے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی سنگِ بنیاد رکھے جانے کا اعلان اس سے قبل سٹیٹ کے اخبار آبزرور اور ریڈیو پر ہو چکا تھا۔

جماعتِ احمدیہ بنگلور کے وفد کی سفیر پاکستان سے ملاقات

مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعتِ احمدیہ بنگلور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۲/۳/۸۲ کو ہندمیں مقیم پاکستانی سفیر جناب عبدالستار صاحب کی بنگلور میں تشریف آوری پر خاکسار۔ مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب۔ مکرم محمد صبغت اللہ صاحب اور مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب پر مشتمل جماعتِ احمدیہ کا ایک وفد اُن سے ملاقی ہوا اور یوم میلاد النبی صلعم کے موقعہ پر ربوہ میں شرپسندوں کی طرف سے کئے جانے والے ہنگامہ کے سلسلہ میں میمورنڈم پیش کیا اس ملاقات کی خبر بنگلور کے مختلف اخبارات بشمول دکن ہیرالڈ انڈین ایکسپریس اور روزنامہ پاسبان میں شائع ہوئی نیز یو این آئی اور پی ٹی آئی نے بھی اسے فلیش کیا

مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم اے عبدالعزیز صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مدراس لکھتے ہیں کہ مدراس کے مشہور مسلم تعلیمی ادارے "نیو کالج" نے پندرھویں صدی ہجری کے استقبال کے سلسلہ میں تین روزہ تقاریب کا اہتمام کیا اس پر مجلس مقامی کی طرف سے انگلش اور تامل پوسٹرز چھپوا کر دیواروں پر چسپاں کئے گئے جن میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مجددیت کی وضاحت کی گئی تھی۔

مورخہ ۱۴/۳/۸۲ کو مکرم پی پی نورالدین صاحب نائب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم ایس منصور احمد صاحب خاکسار اے عبدالعزیز۔ مکرم نوجوان صاحب اور صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں۔

مورخہ ۷/۳/۸۲ کو مکرم پی پی نورالدین صاحب کی ہی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا کارروائی میں خدام و اطفال نے حصہ لیا آخر میں مکرم میران شاہ صاحب نے تقریر کی اور کارروائی میں حصہ لینے والے افراد کی اپنی طرف سے حوصلہ افزائی فرمائی

کوچین کیرالہ میں یوم التبلیغ

مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال اطلاع دیتے ہیں کہ کوچین میں گزشتہ دنوں ایک غیر احمدی عالم جلال عمیری صاحب کی طرف سے احمدیت کے بارہ میں مختلف قسم کی غلط فہمیاں پیدا کی گئیں جن کے ازالہ کے لئے مقامی جماعت پوری کوشش کر رہی ہے اسی سلسلہ میں مورخہ ۱/۲/۸۲ کو خاکسار مظفر احمد۔ مکرم مولوی کے محمد عملوی صاحب اور چند خدام نے تبلیغِ احمدیت اور تقسیم لٹریچر کا کام کیا جو بفضلہٖ تعالیٰ بہت مفید اور کامیاب رہا الحمد للہ

تامل ناڈو میں ایک نئی جماعت کا قیام

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار سے ماہ اکتوبر ۸۱ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ تامل ناڈو میں مزید پانچ جماعتوں کا فوری طور پر قیام عمل میں لایا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور پُرنور کی دعاؤں کے طفیل تامل ناڈو کے ایک مشہور شہر کوئمبتور میں ایک نئی جماعت قائم ہو چکی ہے الحمد للہ۔ اس شہر کے دو افراد نے پچھلے سال بیعت کی تھی اس کے بعد سے یہاں کے بعض افراد سے تبلیغی خط و کتابت جاری رہی ان احباب کی خواہش پر خاکسار مورخہ ۱۰/۴/۸۲ کو کوئمبتور گیا اور ان احباب سے مختلف متنازعہ فیہ مسائل سے متعلق جماعتِ احمدیہ کے موقف کی وضاحت کی جس کے نتیجہ میں تین خاندانوں کے آٹھ افراد پر مشتمل بفضلہٖ تعالیٰ ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اسی طرح ماہ اپریل میں کیرالہ کے کاوی تیسری مقام پر ایک نئی جماعت قائم ہوئی فالحمد للہ

سیرالیون میں چوتھے احمدیہ ہسپتال کا افتتاح

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ سیرالیون اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸/۱۱/۸۱ کو سیرالیون کے ناردرن صوبہ کے ایک گاؤں مائل ۹۱ (MILE 91) جو فری ٹاؤن بو روڈ پر واقع ہے میں مولوی محمد صدیق صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج سیرالیون نے ایک نئے ہسپتال کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اس تقریب میں پیراماؤنٹ چیفس سب چیفس سیکشن چیف معززینِ گاؤں اور ہر خاص و عام کے علاوہ ناردرن صوبہ کے سابق آنیبر جناب ڈاکٹر سمتھ بھی تشریف لائے تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم الحاج محمد بونگے صاحب، مختلف پیراماؤنٹ چیفس۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب اور محترم امیر و مشنری انچارج نے خطاب کیا ہسپتال فی الحال ایک کرائے کی عمارت میں کھولا گیا ہے جس میں ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب آف حیدرآباد بڑی تندہی کے ساتھ سرگرم عمل ہیں عنقریب ہسپتال کی اپنی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا جائے گا۔ انشاء اللہ

درخواستہائے دعا: ● عزیز محمود احمد ناصر قادیان اپنے بڑے بھائی مبارک احمد ناصر کی اشفاق بی اے فرسٹ ایئر میں نمایاں کامیابی، دینی و دنیوی ترقیات اور والدین کی صحت و سلامتی کے لئے ● عزیز سید رسیم احمد تیماپوری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان چھوٹے بھائی عزیز نعیم احمد عجب شیر کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی اور خاکسار کی کامل صحت و تندرستی اور والد صاحب کے کاروبار میں برکت ہونے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں

(ادارہ)

رمضان المبارک میں

صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگی میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا اُن کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔ پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء و مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں آمین ؛

اپنے پیارے امام کی پیاری دعاؤں کے وارث بنیں

غلبۂ اسلام کے عظیم الشان منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے سلسلہ میں احبابِ جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"میں قوی اُمید رکھتا ہوں اور ہر وقت دُعائیں کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس نسل کی اُمیدوں سے زیادہ انہیں دُنیا کے اموال دے تا جس جذبہ کے ساتھ انہوں نے خُدا کی راہ میں مالی قربانیاں پیش کی ہیں اس کے مطابق اپنے وعدوں سے زیادہ وہ ادائیگی کر سکیں ..... ہماری دولت یہ سونا چاندی کے سکے اور ہیرے جواہرات کے انبار نہیں ہیں ہماری دولت تو محض وہ دل ہیں جو ایک منوّر سینہ کے اندر دھڑک رہے ہیں جب تک یہ دل ہمارے ہیں اور جب تک ان سینوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے پیسے کی کسے پرواہ ہے وہ تو اگر ضرورت پڑی اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسمان سے پھینکے گا اور زمین ہمارے لئے دولت اُگلے گی"۔

(الفضل ۱۲ر دسمبر ۱۹۷۵ء)

سلسلہ کی خدمت اور اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانیاں کرنے والے مخلصین کے اموال میں خیر و برکت کے لئے کتنی پیاری دُعا ہے جو ہمارے پیارے امام نے ان الفاظ میں فرمائی ہے اللہ تعالیٰ حضور کی صحت اور عمر میں برکت دے اور حضور کو اپنے مقاصدِ عالیہ میں کامیاب فرمائے آمین پس ہر مخلص احمدی بھائی اور بہن کو چاہیئے کہ وہ اپنی مالی قربانی کے معیار کو بلند کرتے ہوئے اپنے جوبلی فنڈ کے وعدہ کا جائزہ لے کر اپنے وعدہ کی نصف رقم کی ادائیگی کو جلد مکمل کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیاری دعاؤں کا وارث بن جائے۔ ایسے مخلصین کے نام بغرضِ دُعا حضور کی خدمت میں بھجوائے جا رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا اس نہایت ہی بابرکت درسگاہ نے خدا کے فضل سے جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ احبابِ جماعت سے مخفی نہیں ہیں جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کرائیں۔

مدرسہ احمدیہ کا داخلہ یکم تا ۷ ستمبر (یکم ستمبر ۱۹۸۲ء) سے شروع ہوگا اس سلسلہ میں مطبوعہ فارم نظارت ہذا سے حاصل کر کے اسکی مکمل خانہ پُری کرنے کے بعد یکم ظہور (اگست ۱۹۸۲ء) تک نظارت ہذا میں واپس موصول ہونا ضروری ہے۔ اس داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں۔

(۱) بچے کی سابقہ تعلیم ہائر سیکنڈری یا کم از کم مڈل تک ہونا ضروری ہے۔

(۲) بچہ اُردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

(۳) قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ :- صدر انجمن احمدیہ نے امسال بھی آٹھ وظائف منظور فرمائے ہیں جو طالب علم کی ذہنی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدِ نظر رکھ کر دیئے جائیں گے۔

خواہشمند احباب تاریخ مذکورہ بالا سے قبل فارم داخلہ پُر کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں تاکہ بروقت انتخاب کر کے اطلاع دینے میں آسانی ہو۔

وظائف امداد کتب تعلیمی

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے نظارت تعلیم کے بجٹ (مشروط بہ آمد) کی ایک مد "وظائف امداد کتب تعلیمی" کئی سال سے قائم ہے اس مد مذکورہ سے ایسے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے جو قادیان میں زیر تعلیم ہیں اور جن کے والدین کی آمد کا دائرہ عمل محدود ہے لہذا صاحبِ استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد کے تحت حسبِ توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

نوٹ :- ایسی رقوم دفتر محاسب کے نام بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امداد کتب تعلیمی نادار طلباء کی مد میں جمع کی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ بھارت

ناصرات الاحمدیہ بھارت کا دینی امتحان لائحہ عمل کے مطابق ۶ جون بروز اتوار ہوگا۔ تینوں گروپس کا لائحہ عمل ہر لجنہ کو ماہ دسمبر میں دے دیا گیا تھا۔ معیار اوّل معیار دوم معیارِ سوم (ب) کے پرچے مرکز سے بھجوائے جائیں گے۔ معیار سوم (الف) کا نصاب کے مطابق ہر لجنہ کی صدر خود امتحان لے لیں۔ براہ مہربانی ہر لجنہ اپنی ناصرات کی تعداد جلد از جلد بھجوائیں تاکہ پرچے شائع کرائے جا سکیں۔

نیز جو سوال ہر گروپ کے زبانی سُننے ہیں اس کا امتحان تحریری امتحان سے قبل لے کر نمبر ساتھ ہی بھجوائے جائیں ورنہ ان ممبرات کے پرچے نہیں دیکھے جائیں گے

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اخبارِ قادیان!

★ مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش کے پراسٹیٹ گلینڈز کا گذشتہ دنوں سی جے ہسپتال امرتسر میں کامیاب آپریشن ہوا جس کے بعد سے موصوف بفضلہ تعالیٰ بتدریج صحتیاب ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل شفایابی عطا فرمائے آمین ★ مکرم شریف احمد صاحب گجراتی درویش قادیان کی بیٹی عزیزہ امۃ المجید سلمہا مورخہ ۲۶-۴-۸۲ کو براستہ واہگہ بارڈر پاکستان کے لئے روانہ ہوئیں جہاں مورخہ ۲۸-۴-۸۲ کو ربوہ میں عزیزہ کی شادی عزیز مکرم رفیق احمد صاحب خالد ابن مکرم محبوب احمد صاحب (حافظ خاص حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ کرے آمین ؛

خُلاصہ خُطبہ جُمعہ بقیہ صفحہ اوّل

حضور نے فرمایا اس لئے میں آج ایک طرف جماعتِ احمدیہ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نوع انسان کی خاطر خدا تعالےٰ کے حضور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری التجائیں سُن کر انسان کو وہ فراست عطا کرے کہ وہ بُرے بھلے میں تمیز کر سکے۔

حضور نے فرمایا کہ میں دوسری طرف تمام اقوامِ عالم کو پھر سے متنبہ کرنا چاہتا ہوں جیسے میں نے ۱۹۶۷ء میں انگلستان میں بڑی وضاحت سے کہا تھا کہ اگر تم ساری اقوام جو بعض لحاظ سے مہذّب اور ترقی یافتہ ہو اگر تم اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف واپس نہیں آؤ گے تو ایسی ہلاکت سے دوچار ہو جاؤ گے جس کی وارننگ قرآن کریم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُمتِ مسلمہ کے بزرگوں نے دی ہے کہ ایسی ہلاکت برپا ہو گی جس کے نتیجے میں علاقوں کے علاقے ایسے ہونگے جن سے زندگی یکسر ختم ہو جائے گی یعنی صرف انسان نہیں مارے جائیں گے بلکہ کوئی حیوان چرند پرند باقی نہیں رہے گا کوئی بیکٹریا یا وائرس بھی نہ بچے گا اور درختوں اور نباتات کی زندگی بھی ختم ہو جائے گی حضور نے فرمایا اسی قسم کی ہلاکت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دُنیا کو ڈرایا اور پہلی زبردست پیشگوئیوں سے سارے استدلال کئے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ لوگ بھی جانتے ہیں کہ یہ خطرے میں ہیں حضور نے ایک عیسائی اور دہریہ شخص کا واقعہ سُنایا کہ جب ۱۹۶۷ء میں میں نے اہلِ برطانیہ کو ایک خطبہ میں یہ زبردست انذاری پیشگوئی سُنائی تو مجھے بعد میں دوستوں نے بتایا کہ اس دہریے نے جب حضور کا پہلا جملہ سُنا تو اس کا منہ حیرت سے کھُل گیا اور پھر اور باتیں سُن کر اس کا منہ مارے حیرانگی کے کھلا ہی رہا حضور نے فرمایا اس انذار کا ہر جملہ جھنجھوڑنے والا ہے۔

حضور نے فرمایا ۱۹۶۷ء کے بعد اب چودہ پندرہ سال ہو گئے ہیں اب جب حالات خراب ہوئے ہیں تو کتابیں بیچنے والے دکانداروں نے دوبارہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ انذاری پیغام دوبارہ چھپا کیا جائے اب اس کی طلب پھر بڑھ رہی ہے۔

حضور نے فرمایا ان لوگوں کو اب دوبارہ تنبیہ کرنے کے ساتھ ساتھ میں جماعت احمدیہ کے احباب کو بھی دوبارہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ ان کے لئے دُعائیں کریں کہ وہ اپنی اصلاح کرنے والے ہوں اور یہ اقوام وہ جذبہ پیدا کریں کہ جس رب نے ان کو اپنا پسندیدہ بندہ بنانے کے لئے پیدا کیا تھا جس سے دوری انہوں نے اختیار کر لی ہے وہ مہربان خدا اُن پر مہربانی کرے اور جو صراطِ مستقیم اسلام نے نوع انسان کے سامنے پیش کیا ہے جس کو شایانِ "ملبۂ حسنِ انسانیت" بھی کہا جاتا ہے اس پر یعنی دینِ اسلام پر چلنے کی ان کو توفیق عطا ہو اور وہ خدا تعالیٰ کے غضب اور بھیانک تباہی سے بچالئے جائیں خدا تعالیٰ ان پر اپنا فضل نازل کرے اور ہمیں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا کرے اور غیر مسلم اقوام کو اپنی بھلائی کی فکر کرنے کی عقل عطا کرے آمین۔ (الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۸۲ء)

اعلاناتِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مورخہ ۲۸/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ سورو میں مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا ہر دو نکاحوں کی خوشی میں مبلغ بیس) روپے مد اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں:-

(۱) — عزیزہ ساجدہ خاتون سلّمہا بنت مکرم عبد الجبار خان صاحب ساکن سورو کا نکاح مکرم میر عبد الرحیم صاحب ابن مکرم میر محمود علی صاحب مرحوم ساکن سونگھڑہ کے ہمراہ مبلغ تین ہزار تین صد روپیہ حق مہر پر۔

(۲) — عزیزہ منصورہ رابعہ خاتون سلمہا بنت مکرم عبد الستار خان صاحب نائب صدر جماعتِ احمدیہ سورو (اڑلیسہ) کا نکاح مکرم بابر خان صاحب ولد مکرم عبد الجبار خان صاحب ساکن سورو کے ہمراہ مبلغ تین ہزار تین صد روپیہ حق مہر پر

(۳) — محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی مورخہ ۲۸/۲/۸۲ کو بعد نماز مغرب بھونیشور ٹورسٹ گیسٹ ہاؤس میں عزیزہ سیدہ نور جہاں بیگم صاحبہ ایم اے بی ایڈ بنت مکرم انیس العالم صاحب ساکن پھیر پھیرا (صوبہ بنگال) کا نکاح مکرم سید مظفر احمد صاحب ابن مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب مرحوم ساکن خوردہ (اڑلیسہ) کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ نکاح خوانی سے قبل مکرم منظور حسین صاحب ۲۲ کیرنگ نے تلاوت کی اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے دُرِّثمین سے چند دُعائیہ اشعار پڑھے اعلانِ نکاح کے معًا بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اس موقعہ پر فریقین نے بطورِ شکرانہ مختلف مدّات میں مبلغ تیس روپے ادا کئے ہیں فجزاھم اللہ خیراً۔

(۴) مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج صوبہ بنگال نے مورخہ ۱۶/۴/۸۲ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ کلکتہ میں عزیزہ قمر سلطانہ سلمہا بنت مکرم محمد رضوان الدین صاحب ساکن کلکتہ کا نکاح عزیز مکرم شجاع الدین صالح صاحب ابن مکرم محمد صالح زین العابدین صاحب مقیم دہلی کے ہمراہ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اس موقعہ پر مکرم محمد رضوان الدین صاحب نے بطورِ شکرانہ مختلف مدّات میں مبلغ اکاون روپے ادا کئے۔ فجزاہ اللہ خیراً

(۵) — مورخہ ۷/۵/۸۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے عزیزہ فاطمۃ الزہرا سلمہا بنت مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم کا نکاح عزیز رفیق احمد سلمہٗ ابن مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ چارکوٹ (ملاقہ پونچھ) کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور اجتماعی دُعا کرائی۔

قارئین دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان تمام رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے آمین (ادارہ)

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام

دو شبینہ اجلاس

عرصہ زیرِ اشاعت کے دوران لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام بیرونِ ملک سے تشریف لانے والے بعض مہمانانِ کرام کے اعزاز میں دو شبینہ اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلا اجلاس مورخہ ۵/۵/۸۲ کو نمازِ عشاء کے بعد مسجد مبارک میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان کی زیرِ صدارت منعقد ہوا جس میں عزیز سید کلیم الدین احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش کی نظم خوانی کے بعد اولاً ٹنڈو محمد خان صوبہ سندھ (پاکستان) سے تشریف لانے والے دو احباب مکرم ناصر احمد صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب نے اپنا تعارف کرایا بعد ازاں مکرم افتخار علی صاحب زبیری ریٹائرڈ ڈپٹی سپلمنٹ کمشنر اٹک شہر (پاکستان) اور مکرم مرزا عبد السمیع صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ربوہ نے تربیتی نقطہ نگاہ سے برجستہ تقاریر کیں صدرِ جلسہ کے مختصر خطاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس برخواست ہوئی۔

دوسرا شبینہ اجلاس مورخہ ۶/۵/۸۲ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں ہی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد قادیان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی عزیز عبد الوکیل نیاز متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت قرآنِ پاک اور مکرم خان فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ کی نظم خوانی کے ساتھ آغاز پذیر ہوئی ازاں بعد مکرم ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ نوشہرہ (چھاؤنی) حال ربوہ اور مکرم مرزا عبد الرؤف صاحب امیر ضلع اٹک نے مؤثر پیرائے میں تاریخ احمدیت کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ ہر دو تقاریر کے دوران مکرم محمود احمد صاحب ساکن ٹنڈو محمد خان (سندھ) نے نظم پڑھی مختصر صدارتی ریمارکس اور اجتماعی دُعا کے ساتھ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل)

۲۷ ہجرت (مئی) جلسہ ہائے یومِ خلافت

جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہاں ۲۷ ہجرت (مئی) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بروز جمعرات جلسہ ہائے یومِ خلافت منعقد کریں اور اللہ تعالیٰ کے اس ابدی انعام کی برکات اور خلافت کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالیں اور جلسہ کی روئیداد نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوائیں اللہ تعالیٰ جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کو احسن رنگ میں ان اجلاسات کے منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE. 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA, 700072.

"اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳۔۔۔۔

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475

RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"مَیں وُہی ہُوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ملا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل، نمبر ۵۰-۲-۱۸ فلک نما حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب : تپسیا ربر ورکس

۲۴ تپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۳۹

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار!

HM برائے : ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی

ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں!!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

انگریزی ۔ نرم ۔ چمڑے ۔ جنس اور ریگزین سے تیار کردہ

بہترین معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس ۔ بریف کیس ۔ سکول بیگ ۔

ایئر بیگ ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس ۔ منی پرس ۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17, A - RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

BOMBAY - 400008.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

مِنجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

اِرشادِ نبوی ؐ

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ - سخت غصہ سے بچو! (حدیث)

کہ عموماً گالی گلوچ فساد یا قتل تک کا باعث ہوتا ہے

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی - (مہاراشٹر)

ارشادِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم :-

"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے" (صحیح مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"اپنے اعمال سے ثابت کرو کہ اہلِ حق کا گروہ تم ہی ہو" (الحکم ۳۱ر اگست ۱۹۰۲ء)

(پیشکش)

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

مِلینئ موٹرس

۳۲ - سیکنڈین روڈ - سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.

NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT,
GRAM.- MOOSA RAZA } BANGALORE - 2.
PHONE:- 605558.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - باری پورہ - کشمیر

حیدر آباد میں　　فون :- ۲۲۳۰۱

ریلبینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد ہوکر

مسعود احمد موٹر ریپئرنگ ورکشاپ

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

فون نمبر ۳۲۹۱۶　　ٹیلیگرام : ستار بون

ستار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA - 15.

پیشکش کرتے ہیں :-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیبر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!